پنجاب یونیورسٹی لاہور میں پی۔ایچ۔ڈی کی سطح پر لکھے گئے حدیث کے مقالات کا تحلیلی جائزہ

ڈاکٹر محمد عبداللہ *

الحمدللہ الذی بعث فی الا میین رسولاً منھم یتلو ا علیھم آیتہ ویز کیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ ﷺ الذی بین مانزل الیہ من ربہ فقال: نضر اللہ امرءً سمع مناً شیئاً فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ اوعی من سامع(۱)صدق اللہ العظیم۔

حضور اکرم ﷺ کی اس دعا کے مستحق وہ تمام صحابہ کرامؓ، تابعین عظام، ان کے فیض یافتگان اور آئمہ محدثین ہیں جنہوں نے زبان وحی ترجمان سے صادر ہونے والے ایک ایک کلمہ کی حفاظت اس شان سے کی کہ اس کا حق ادا کر دیا۔ پھر حفاظت کے اس عمل کو یقینی بنانے کے لیے اصول الحدیث، اسماء الرجال اور جرح وتعدیل جیسے عظیم الشان فنون ایجاد کئے۔

حفاظت حدیث اور خدمت حدیث کا یہ جذبہ جزیرۃ العرب تک ہی محدود نہ رہا بلکہ فتح سندھ (۷۱۲ھ) کے بعد سے ہی برصغیر پاک وہند کے علماء محدثین نے اس طرف بھرپور توجہ دی۔(۲)اس موقع پر علامہ رشید رضا مصری کا یہ اعتراف بے جا نہ ہوگا:

ولولا عنایۃ اخواننا علماء الھند بعلوم الحدیث فی ھذا العصر لقضی علیھا بالزوال من امصار الشرق۔(۳)

یعنی اگر ہمارے بھائیوں علمائے ہندوستان نے اس زمانے میں علوم حدیث کے ساتھ اعتناء نہ کیا ہوتا تو مشرقی ممالک میں مکمل طور پر اس کا زوال ہو چکا ہوتا۔

برصغیر پاک وہند میں علم حدیث کی ترویج واشاعت کی کوششیں ہر میدان میں ہوئیں، اصول تاریخ وحجیت، متون وشروح اور تصنیف وتالیف غرضیکہ علم حدیث کے ہر فن میں خوب جولانیاں

---

* لیکچرار ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

دکھائیں جس کی تفصیل بیان کرنے کی یہاں نہ ضرورت ہے اور نہ ہی گنجائش۔

پاکستان جو برصغیر کا ایک اہم خطہ اور اسلامی مملکت ہے یہاں کے اہل علم نے بھی علم حدیث کی خدمت میں اپنا بھر پور کردار ادا کیا ہے یہاں پر اس ضمن میں دو سطح پر نمایاں کوششیں نظر آتی ہیں۔ایک آزاد اور نجی سطح پر، جس میں علماء کرام نے اپنے طور پر مراکز حدیث' قائم کئے اور ان میں ہر طرح سے خدمات سرانجام دیں۔دوسری کوشش حکومتی اور سرکاری سطح پر۔اگرچہ تنوع' گہرائی اور معیار و مقدار کے لحاظ سے دوسری کوشش اول الذکر کوشش کے مقابل تو نہ تھی تاہم اس پہلو کو کلیتاً نظر انداز بھی نہیں کیا جاسکتا۔اس سلسلے میں ملکی سطح پر قائم علمی، تحقیقی و اشاعتی اداروں کے ساتھ ساتھ جامعات کے کلیہ ہائے علوم اسلامیہ و شرقیہ بطور خاص شامل ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی (قیام:۱۸۸۲ء) کا شمار پاکستان کی قدیم ترین جامعات میں ہوتا ہے بلا شبہ جامعہ پنجاب نے علوم و فنون کے ہر میدان میں بالعموم اور علوم اسلامیہ و السنة الشرقیہ میں بالخصوص مضبوط علمی و تحقیقی روایات کو قائم کیا ہے اور خصوصاً اعلیٰ سطح پر اسکا تحقیقی معیار اب تک مسلمہ رہا ہے۔یہاں پر ہمارا مقصود دو شعبہ ہائے علوم یعنی عربی زبان و ادب اور علوم اسلامیہ میں پی۔ایچ۔ڈی کی سطح پر علم حدیث پر لکھے گئے مقالات کا جائزہ لینا مقصود ہے۔مناسب ہوگا کہ دونوں شعبہ ہائے علوم کا ایک مختصر تعارف پیش کر دیا جائے۔

شعبہ عربی زبان و ادب' جامعہ پنجاب کا قدیم ترین بلکہ اولین شعبہ ہے جس کی تاسیس ۱۸۷۰ء میں ہوئی اور یہ کلیتہ الشرقیہ (Oriental College) کا حصہ تھا ڈاکٹر جی' ڈبلیو۔لائٹنر (G.W.Leitnor) اس کے پہلے مدیر مقرر ہوئے۔کلیتہ الشرقیہ میں نہایت فاضل اساتذہ کرام اور نامور محققین نے خدمات سرانجام دیں۔ان میں مولانا فیض الحسن سہارن پوری' شمس العلماء مفتی عبداللہ ٹونکی' مولوی محمد شفیع' ڈاکٹر عبدالعزیز میمن' مولوی محمد رسول خان' ڈاکٹر عظیم الدین احمد' ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ' ڈاکٹر محمد نصر اللہ احسان الٰہی' ڈاکٹر امین اللہ وثیر' ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک اور ڈاکٹر ظہور احمد اظہر شامل ہیں۔شعبہ عربی زبان و ادب میں پی۔ایچ۔ڈی کی سطح پر اب تک ۱۳۰ تحقیقی مقالات لکھے گئے جن پر سند دی جاچکی ہے ان میں سے ۱۵ تحقیقی مقالات ایسے ہیں جن کا براہ راست

تعلق علم حدیث سے ہے۔(۴)

جہاں تک شعبہ علوم اسلامیہ کا تعلق ہے اس کا قیام ۱۹۵۰ء میں عمل میں آیا۔ علامہ علاؤ الدین صدیقی اس کے بانی تھے اس کے نمایاں اساتذہ کرام میں ڈاکٹر برہان احمد فاروقی' ملک محمد اسلم' حافظ احمد یار' ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی' ڈاکٹر امان اللہ خان' ڈاکٹر خالد علوی اور ڈاکٹر جمیلہ شوکت شامل ہیں۔ فروری ۲۰۰۳ء تک پی ایچ ڈی کی سطح پر ۱۱۸ تحقیقی مقالات تحریر ہوئے جن پر سند جاری ہو چکی ہے۔ ان میں سے ۲۱ تحقیقی مقالات کا بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق علم حدیث سے ہے۔ ایم اے کی سطح پر لکھے جانے والے مقالات حدیث ان سے الگ ہیں۔(۵)

زیر نظر مقالے کی ضرورت اور منہج

کلیہ علوم اسلامیہ و شرقیہ کے دونوں شعبہ ہائے علوم عربی زبان وادب اور علوم اسلامیہ میں علم حدیث پر لکھے جانے والے تحقیقی مقالات ہمارے مقالہ کا موضوع ہے۔ ممکن ہے کہ فہرست کی حد تک ان مقالات کا علم بعض اداروں اور اہل علم کو ہو مگر ان کے مندرجات اور ترتیب اسلوب سے بہت کم اہل علم آگاہ ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ راقم نے ضرورت محسوس کی کہ اہل علم کو ان سے آگاہ کیا جائے تاکہ تحقیق و خدمت کا یہ گوشہ اہل علم کے سامنے آئے۔ زیر نظر مقالے کو تین حصول میں منقسم کیا گیا ہے۔

۱۔ تحقیقی مقالات کا تعارف و جائزہ

۲۔ مستقبل کے منصوبے

۳۔ تجاویز و سفارشات

اگرچہ شعبہ ہائے عربی زبان وادب اور علوم اسلامیہ میں علم حدیث کے مختلف النوع پہلوؤں پر ۳۶ کے قریب تحقیقی مقالات تحریر کیے گئے ہیں اور ان سب کا یہاں بالاستعیاب جائزہ پیش کرنا غیر معمولی طوالت کا باعث ہوگا تاہم اس ضمن میں طریقہ کار یہ اختیار کیا گیا ہے کہ پہلے حدیث کے نمایاں شعبوں کی تخصیص کر دی جائے پھر ان مقالات کا مختصر جائزہ بہ لحاظ ترتیب زمانی پیش کر دیا جائے۔ جائزہ میں تحقیقی مقالے کا عنوان' مقالہ نگار' نگران تحقیق' سال تکمیل' اور اہم مندرجات کا تذکرہ

واسلوب نیز مصادر و مراجع کا ذکر بھی شامل ہوگا۔ جبکہ مقالہ کے دوسرے حصے میں ان موضوعات کا ذکر کیا جائے گا جن پر کام ہو رہا ہے اور آئندہ چند سالوں میں یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ جبکہ تیسرے حصے میں مذکورہ بالا دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے چند تجاویز دی جائیں گی اور ان پہلوؤں کا ذکر کیا جائے گا جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

کچھ تحقیقی مقالات کے بارے میں:

پی۔ایچ۔ڈی کی سطح پر لکھے گئے مقالات بالعموم تین نمایاں حصوں میں منقسم ہیں۔

مقدمہ / مقدمتہ البحث

مندرجات / ابواب وفصول

خاتمہ / نتائج البحث / خلاصہ بحث

پہلے حصے میں بالعموم اردو زبان میں پیش کیے جانے والے مقالات میں زیر تحقیق موضوع کا تعارف واہمیت، موضوع اختیار کرنے کے اسباب اور مقالہ کے اہم ابواب کی تفصیل دی جاتی ہے جبکہ عربی زبان میں پیش کیے جانے والے مقالات میں مذکورہ امور کے علاوہ مقدمتہ البحث میں مقالہ کے بعض تمہیدی مباحث بھی بیان کر دیئے جاتے ہیں جس سے ضخامت زیادہ ہو جاتی ہے یہ بات بھی مشاہدے میں آئی ہے کہ بہت سے محققین نے اس امر پر توجہ نہیں دی کہ موضوع زیر تحقیق پر پہلے سے کیے گئے کام کا معروضی جائزہ پیش کر سکیں حالانکہ یہ ایک ضروری امر ہے۔

دوسرے حصے میں ابواب وفصول بندی کے ساتھ عنوان زیر تحقیق پر بحث پیش کی جاتی ہے حوالہ جات وحواشی بالعموم فٹ نوٹ پر مسلسل نمبروں کی ترتیب کے ساتھ یا ہر صفحہ کے نمبر کی ترتیب کے ساتھ دیئے جاتے ہیں البتہ بعض مقالات میں حوالہ جات وحواشی ہر باب کے آخر میں مسلسل نمبروں کے ساتھ دیئے گئے ہیں تاہم مخطوطات کی تحقیق، مقارنہ، دراستہ اور تحلیل وتنقید میں ابواب وفصول بندی کا اہتمام نہیں کیا جاتا۔

تیسرا حصہ خاتمہ پر مشتمل ہوتا ہے اس میں خلاصہ بحث یعنی زیر تحقیق عنوان سے اخذ ہونے والے نتائج نکات کی شکل میں پیش کیے جاتے ہیں اس حصہ کو مقالے کی روح بھی کہا جاسکتا ہے۔ اس

خاتمہ کا دوسرا حصہ مصادر و مراجع پر مبنی ہوتا ہے۔البتہ عربی زبان میں پیش کئے گئے مقالات میں الفہارس کے عنوان سے خلاصۃ البحث' الفہرس الآیات القرآنیہ' والا حادیث اعلام واماکن کی تفصیل دی جاتی ہے مصادر و مراجع کی فہرست بھی اسی میں شامل ہوتی ہے۔مخطوطات کی تحقیق کی صورت میں مختلف مخطوطات کے عکس بھی دیئے جاتے ہیں۔البتہ فہرست مضامین اردو انگریزی مقالات کے آغاز میں اور عربی مقالات کے آخر میں دی جاتی ہے۔

ان مقالات کے جائزے سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ ہر مقالے کا اسلوب تحقیق اور اصول تحقیق بہت حد تک مختلف ہے اور اس ضمن میں یکسانیت کا فقدان ہے اگر یہ کہا جائے کہ بڑی حد تک اس کا انحصار نگران تحقیق کے رویے اور رجحانات پر مبنی ہے تو بے جانہ ہوگا۔

حدیث پر مقالات کا جائزہ

جیسا کہ سطور بالا میں ذکر کیا گیا ہے ۳۶ کے قریب مقالات دونوں شعبہ ہائے علوم عربی زبان وادب وعلوم اسلامیہ میں لکھے گئے ہیں جو حدیث کے مختلف پہلوؤں سے تعلق رکھتے ہیں ان مقالات کا جائزہ اس ترتیب کے مطابق پیش کیا جاتا ہے۔

(ا)۔ اصول الحدیث

(ب)۔ تاریخ الحدیث

(ج)۔ تدوین متون وشروح وتخریج الاحادیث

(د)۔ رجال الحدیث

(ا)۔ اصول الحدیث کے مقالات

اصول حدیث پر مبنی تین مقالات لکھے گئے ہیں ایک مقالہ کا تعلق شعبہ عربی زبان وادب سے ہے جبکہ دو مقالات کا تعلق شعبہ علوم اسلامیہ سے ہے۔

ا۔الوضع فی الحدیث النبوی الشریف و فتة فی العهد الاموی والعباسی محر کاته واثره۔

إعداد: مولود مراد اسماعيل إشراف : الدكتور بشير احمد صديقي

سال تکمیل:١٩٩٤ء

شعبہ علوم اسلامیہ میں لکھا جانے والا یہ تحقیقی مقالہ بہ زبان عربی پیش کیا گیا ہے۔مقالہ ایک جلد میں ٦٣٢ صفحات اور مقدمتہ البحث' چار ابواب اور فہرس الکتاب پر مشتمل ہے۔ابواب کی ترتیب یہ ہے۔

الباب الاول: حجية السنة

الباب الثاني: البدعة

الباب الثالث: الوضع و البدعة في العهد الا موى و العباسى

الباب الرابع: اثر الوضا عين فى العهد ين

فاضل مقالہ نگار نے مقدمہ میں فتنہ وضع حدیث اور اس کے خطرے سے آگاہ کیا ہے فہرست مصادر و مراجع ۴۵۲ کتب شامل جن میں متون و شروح حدیث کے علاوہ اسماء الرجال اور جرح و تعدیل کی بنیادی کتب شامل کی گئی ہیں۔مقالہ کمپیوٹر کمپوزنگ پر پیش کیا گیا ہے۔

٢۔ **المرسل مكانته و حجيته فى ضوء اقوال الفقها ء والمحدثين**

إعداد: سيد على اصغر چشتى إشراف: الدكتور ذو الفقار على ملك

سال تکمیل:١٩٩٥ء

شعبہ عربی زبان و ادب میں لکھا جانے والا یہ مقالہ ایک جلد میں ١٨٧ صفحات پر مبنی ہے۔مقالہ کو چھ ابواب میں منقسم کیا گیا ہے اور یہ زبان عربی پیش کیا ہے۔مقالہ نگار موضوع کا جواز پیش کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

عدم وجود المولف المستقل عن مكا نتها و حجيتها و تفاصل المتعلقة الضرورية فى الادب الحديث القديم و الحديد۔(٨) مقالہ کے مندرجات یہ ہیں.

الباب الاول۔ الحديث و علم الحديث

الباب الثاني۔ تعريف المرسل و تعبيره

الباب الثالث۔ المرسل ضعيف مطلقاً

الباب الرابع۔ ... مل حجہ

الباب الخمس۔ ... س حجة بالشروط

الباب اسادس۔ نتيجة البحث

فاضل مقالہ نگار نے انتہائی مدلل اور محققانہ انداز سے اس امر کا جائزہ پیش کیا ہے کہ حدیث مرسل کس گروہ کے نزدیک حجت ہے اور کن کے نزدیک حجت نہیں. ہر ایک کے وجوہ و دلائل اور اسباب وشرائط پیش کیے ہیں۔اس ضمن میں فقہاء اور محدثین کے نقطہ نظر کا موازنہ اور اس سے مسائل پر پڑنے والے اثرات پر بحث کی ہے۔۸۰ کے قریب کتب بطور مآخذ نقل کی ہیں مقالہ اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت ہو اور نتائج فکر سے اہل علم باخبر ہوں۔

۳۔مقدمة الحديث للشيخ محمد ادريس الكاندهلوى المتوفى ١٣٩٤ھ/ ١٩٧٤م(دراسة و تحقيق)إعداد: تاج الدين الازهرى إشراف : الدكتور حميداللهعبدالقادر

سال تکمیل:۱۹۹۸ء

شعبہ علوم اسلامیہ میں لکھا جانے والا یہ مقالہ برصغیر کے معروف شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلوی کے ایک مخطوط کی تحقیق پر مبنی ہے مقالہ ایک جلد میں ۵۱۹ صفحات پر مشتمل ہے اور بزبان عربی پیش کیا ہے۔مقالہ ایک ضخیم مقدمہ اور چھ ابواب پر مبنی ہے واضح رہے کہ یہ ابواب بندی مخطوط کی ہے نہ کہ مقالہ نگار کی۔مخطوط کی واحد کاپی ادارہ اشرف التحقیق لاہور میں موجود ہے۔مقالہ نگار نے مخطوط کے چند صفحات کا عکس بطور نمونہ کے دیا ہے۔

تحقیقی مقالہ کا ایک اہم حصہ مقدمہ پر مبنی ہے جس میں برصغیر پاک وہند میں علم حدیث کے آغاز وارتقاء اور ترویج واشاعت پر(**نشاة علم الحديث و تطوره فى شبه القارة**) پرنہایت مفید اور محققانہ بحث کی ہے۔اس ضمن میں برصغیر پاک وہند کے علم حدیث کے نمایاں مراکز٬محدثین اوران کی تالیفات کا ذکر کیا گیا ہے۔(۷)

ابواب کی ترتیب یہ ہے:

الباب الاول: في بيان علم الحديث

الباب الثاني: في كتب الحديث

الباب الثالث: في الاشتات

الباب الرابع: في فقه الحديث

الباب الخامس: الفقه الحنفي و صلة بالحديث

علم حدیث پر یہ مخطوط منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ بالخصوص مخطوط کے دو آخری باب اصول الحدیث سے متعلق ہیں۔ جس میں خصوصیت کے ساتھ فقہ الحدیث پر بحث کی گئی ہے علاوہ ازیں حنفی اصول الحدیث اور اس کے امتیازات پر بھی بحث کی گئی ہے۔ تاہم فاضل مقالہ نگار نے مذکورہ اصولوں کا موازنہ دیگر فقہا کے اصولوں سے نہیں کیا ہے باوجود اس کے فاضل محقق نے اپنی تحقیق سے مخطوط کو مفید اور علمی دستاویز بنا دیا ہے۔

فاضل محقق نے مخطوط پر تحقیق و دراستہ کے تحت جو کام کیا ہے وہ یہ ہے۔

۱۔ تصحیح متن۔ اس ضمن میں جو دقتیں پیش آئیں تو فاضل مقالہ نگار نے صاحب مخطوط کے پوتے محمد سعد صدیقی کی طرف رجوع کیا۔

۲۔ قرآن حکیم کی آیات کی تخریج مع سور و آیات نمبر

۳۔ احادیث کی تخریج مع کتاب و ابواب

۴۔ اشعار کی تخریج

۵۔ اعلام کے مصادر کی نشاندہی

۶۔ بلاد و اماکن کی تعیین۔

فاضل مقالہ نگار نے ۱۹۴ عربی مصادر اور ۲۲ اردو مصادر و ماخذ کی نشاندہی کی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مقالہ طبع ہو کر اہل علم کے سامنے آئے۔ مقالہ کمپیوٹر کمپوزنگ پر پیش کیا گیا ہے۔

(ب) تاریخ الحدیث

حدیث کی اہمیت و ضرورت، تاریخ، حجیت ، منکرین حدیث کے شبہات اور حجیت پر چار

مقالات تحریر ہوئے ایک شعبہ علوم اسلامیہ میں اور تین شعبہ عربی زبان وادب میں ۔ذیل میں تحقیقی مقالات کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

The Role of Tradtion in Islam.1

مقالہ نگار: ملک محمد اسلم نگران تحقیق: علامہ علاؤالدین صدیقی سال تکمیل: ۱۹۷۵ء

زیر نظر مقالہ کے محقق ملک محمد اسلم شعبہ علوم اسلامیہ کے استاذ تھے۔ مقالہ مکمل ہو چکا تھا صرف زبانی امتحان VIVA-VOCE باقی تھا۔ کہ مقالہ نگار کا انتقال ہو گیا۔ اگر چہ اس پر ڈگری ایوارڈ نہ ہوسکی تاہم شعبہ کی فہرست میں درج ہے۔ چونکہ مرحوم مقالہ نگار نے بہ زبان انگریزی حدیث کی اہمیت وضرورت پر قابل قدر کام کیا ہے اور مقالہ طبع بھی ہو چکا ہے اس لیے ضروری ہے کہ اس کا تعارف پیش کیا جائے۔

مقالہ ایک مقدمہ Introduction ٗ چار ابواب اور خلاصہ بحث و کتابیات پر مبنی ہے۔ اگر چہ پروفیسر اے گیلوم کی کتاب The Tradtion of Islam بھی موجود ہے تاہم فاضل مقالہ نگار Aims and Object of the Present Study کے تحت موضوع کا تعارف واہمیت بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"It is not necessary to Justify the choice. I have made of books to be noticed on commanted on. I will only say, respecting the work of Those other scholars who have labouied in This field for longer and more fruitfully than I have done."(8)

چنانچہ مقدمہ میں مقالہ نگار مرحوم نے عالم اسلام بالعموم اور برصغیر پاک وہند میں بالخصوص حدیث پر کام کا جائزہ پیش کیا ہے۔ باب اول میں Tradition and Previous Religion کے تحت مختلف مذاہب اور اقوام میں روایت کا جو تصور واضح کیا۔ دوسرے باب میں Tradition and Islam کے تحت حضور اکرمؐ کی بعثت اور حکمت نیز حدیث وسنت کے مفہوم کو واضح کیا ہے اس ضمن میں مستشرقین گولڈ زیہر اور جوزف شاخ کا نقطہ نظر بھی بیان کیا ہے۔

تیسرے باب The Juridical Authority of Tradition کے تحت مقالہ نگار نے اطاعت رسول ﷺ اور حضور اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور مثالوں سے واضح کیا ہے کہ احکام الٰہی کی تفہیم اور ان پر عمل حضور اکرمؐ کی تشریحات کے بغیر ممکن نہیں۔

چوتھا باب The Role of Tradion in Islam مقالے کا سب سے اہم اور ضخیم باب ہے۔ اس باب میں حضورؐ کی ذات برکات کو مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے ضروری قرار دیا ہے۔ دوسری طرف حفاظت حدیث کے غیر معمولی اقدام پر روشنی ڈالی ہے اس ضمن میں مستشرقین کے شکوک شبہات کا بھی ازالہ کیا ہے۔ پورے مقالہ میں جہاں ایک طرف قرآن و حدیث و آثار سے بھرپور اور مستند استشہاد کیا ہے وہاں تاریخ و حجیت حدیث کے موضوع پر بنیادی مصادر سے استفادہ بھی اس کی نمایاں خصوصیت ہے جس کی جھلک مصادر سے نظر آتی ہے۔

۲۔انکار السنة و البواعث فی العالم العربی

اعداد: محمد اسلم صدیقی سال تکمیل: ۱۹۹۰ء

۳۔تاریخ وعقائد منکرین حدیث

(تاریخ منکری الحدیث و اختلا فھم فی المسائل الشریعة المختلفة فی شبه القارة الهندیة)

مقالہ نگار :صلاح الدین نگران تحقیق: ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

سال تکمیل:۱۹۹۲ء

شعبہ عربی زبان و ادب میں لکھا جانے والا یہ مقالہ بہ زبان اردو پیش کیا گیا ہے۔ مقالہ ایک جلد میں ۳۶۷ صفحات پر مشتمل ہے اور ہاتھ سے تحریر کردہ ہے۔ مقالہ ایک مقدمہ' چھ ابواب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ ابواب کی ترتیب یہ ہے۔

پہلا باب تاریخ منکرین حدیث پر مشتمل ہے اس ضمن میں چند نمایاں منکرین حدیث مثلاً محب الحق عظیم آبادی' عبداللہ چکڑالوی' خواجہ احمد الدین' حافظ محمد اسلم جیراج پوری اور غلام احمد پرویز کے حالات' افکار اور حدیث پر ان کے شبہات پر مبنی ادب کا جائزہ پیش کیا ہے۔

دوسرا باب منکرین حدیث کے تاریخی اور اہم اصول پر مبنی ہے اس ضمن میں سنت کا معنی و مفہوم اور دیگر گروہوں کے نظریات پیش کے گئے ہیں۔ تیسرے باب میں اہل قرآن کی آراء اور ان کا رد کیا گیا ہے اس ضمن میں منکرین حدیث کے آٹھ شبہات ذکر کر کے ان کا ازالہ پیش کیا گیا ہے۔ چوتھے باب میں تفسیر کے بارے میں منکرین حدیث' کا موقف بیان کیا گیا ہے۔ پانچویں باب میں منکرین حدیث کے عقائد بیان کئے گئے ہیں آخری اور چھٹے باب میں منکرین حدیث کی تشریحی آراء کا ذکر ہے۔

فاضل مقالہ نگار نے برصغیر پاک و ہند میں فتنہ انکار حدیث کا سرغنہ عبداللہ چکڑالوی کو قرار دیا ہے جبکہ سرسید احمد خان اور مولوی چراغ علی کو حدیث میں شکوک وشبہات پیدا کرنے والا قرار دیا ہے۔ نیز انکار حدیث کا سبب جہاں داخلی محرک ہے وہاں اس کا خارجی محرک انگریزوں کو قرار دیا گیا ہے مگر اس دعوی پر کوئی واضح دلیل پیش نہیں کی گئی۔(۹) تاہم برصغیر پاک و ہند کی حد تک منکرین حدیث کے تعاقب کی عمدہ کوشش ہے۔

۴۔ حجیت حدیث کے ادب کا تنقیدی جائزہ۔(دراسة نقدية لا دب شبه القارة الهندية فى موضوع حجية الحديث)

مقالہ نگار : محمد عبداللہ عابد　　　　نگران تحقیق::ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

سال تکمیل:۱۹۹٤ء

شعبہ عربی زبان وادب میں لکھا جانے والا یہ مقالہ بھی بہ زبان اردو پیش کیا گیا ہے مقالہ ایک جلد میں ۲٦۲ صفحات پر مشتمل ہے جسے ایک مقدمہ سات ابواب اور خاتمہ میں منقسم کیا گیا ہے۔ مقالہ نگار موضوع زیر تحقیق پر کام کی اہمیت اور جواز کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔"فتنہ انکار حدیث کے رد میں برصغیر پاک و ہند میں حجیت حدیث پر متعدد کتب ورسائل لکھے گئے ہیں اور ان کی وسیع پیانے پر اشاعت ہوئی علماء کرام کی یہ کوششیں پورے برصغیر میں پھیلی ہوئیں تھیں۔ لیکن عامة الناس تو کجا تعلیم یافتہ خصوصاً دینی افراد کے حامل افراد بھی حجیت حدیث کے ادب سے بے خبر رہے چنانچہ اس موضوع پر برصغیر میں پھیلے ہوئے مواد کی تفصیل معلوم کرنے اور اس کا جائزہ لینے کی اشد ضرورت تھی

چونکہ اس سلسلے میں پہلے بھی کوئی کام نہیں ہوا لہذا اس ضرورت کے پیش نظر میں نے فتنہ انکار حدیث کے رد میں برصغیر پاک و ہند کے ادب کا جائزہ لینے کا فیصلہ کیا۔۔۔منکرین حدیث نے عوام الناس کو متاثر کرنے کے لیے اپنا لٹریچر اردو زبان میں پیش کیا جبکہ عربی اور انگریزی زبان میں مواد نہ ہونے کے برابر ہے۔لہذا یہ مقالہ بھی اردو زبان میں پیش کیا جا رہا ہے۔"(۱۰)

ابواب اور مباحث کی ترتیب یہ ہے۔

پہلے باب میں حدیث و مترادفات حدیث بیان کئے گئے ہیں۔

دوسرے باب میں تدوین حدیث کی ضرورت و اہمیت اور ان کے ذرائع پر بحث کی گئی ہے۔

تیسرے باب میں حجیت حدیث، قرآن و سنت اور عقلی دلائل کی روشنی میں بیان کی گئی ہے۔

چوتھا باب فتنہ انکار حدیث، آغاز و ارتقاء اور اس کے داخلی و خارجی اسباب و محرکات پر بحث کی گئی ہے۔

پانچواں باب مقالہ کا سب سے اہم اور ضخیم باب ہے اس میں حجیت حدیث پر برصغیر کے ادب کا تفصیلی تعارف پیش کیا گیا ہے۔دو فصول پر مشتمل اس باب کی پہلی فصل میں حجیت حدیث پر برصغیر کے ادب کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے ایک سو کے قریب کتب کا تعارف و جائزہ پیش کیا گیا ہے۔اس ضمن میں مقالہ نگار نے چار قسم کی کتب کا انتخاب کیا ہے:-

ا۔ خالصتاً فتنہ انکار حدیث کے رد اور حجیت حدیث کے موضوع پر لکھی گئی کتب۔

ب۔ حجیت حدیث کے دلائل پر مبنی عام کتب

ج۔ کتابت و تدوین حدیث کے موضوع پر وہ کتب جو حدیث کی حجت شرع کو ثابت کرنے کے لیے لکھی گئیں۔

د۔ حجیت حدیث پر عربی کی وہ کتب جن کے اردو تراجم ہو چکے ہیں۔

جبکہ فصل دوم میں برصغیر کے دینی رسائل و جرائد کے جائزے پر مبنی ہے۔جو انکار حدیث کے رد اور حجیت حدیث کے سلسلے میں پیش کیے گئے ہیں۔(۱۱)

چھٹے اور آخری باب میں حجیت حدیث کے ادب کے اثرات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔آخر

میں خلاصۃ البحث اور کتابیات ہیں۔فاضل مقالہ نگار نے جس طرح برصغیر پاک وہند میں پھیلے ہوئے حجیت حدیث کے ادب کو سمیٹا ہے وہ قابل ستائش ہے۔خصوصاً رسائل وجرائد میں ایسے مقالات کا کھوج لگانا بہت ہی مشکل امر ہے تاہم مقالہ نگار نے مستشرقین اور ان کے حدیث پر ادب سے تعرض نہیں کیا حالانکہ برصغیر کے بہت سے منکرین حدیث کے ڈانڈے ان سے ملتے ہیں۔

(ج) تدوین مخطوط متون وشروح وتخریج الاحادیث

تدوین متون وشروح (تحقیق مخطوط) وتخریج احادیث پر آٹھ تحقیقی مقالات تحریر ہوئے جن میں سے ایک مقالہ کا تعلق شعبہ عربی زبان وادب سے ہے جب کہ سات مقالات کا تعلق شعبہ علوم اسلامیہ سے ہے۔ذیل میں ہر ایک کا مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

۱.فهارس تحليلية لفتح الباري للحافظ ابن حجر العسقلاني

Analytical Indexes of the FaT-Al-Bari of Ibn Hajar Al-Asqalani.

مقاله نگار۔جمیله سڈل نگران تحقیق:ڈاکٹر رانا ایم۔این ۔احسان الٰهی

سال تکمیل:۱۹۸۲ء

شعبہ عربی زبان وادب میں لکھا جانے والا یہ مقالہ ایک جلد میں ۱۳۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

مقالہ ایک مقدمہ Introduction، سات اشارات Indices اور کتابیات Biblography پر مبنی ہے۔مقالہ ٹائپ شدہ ہے اور انگریزی وعربی مرکب ترکیب میں ترتیب دیا گیا ہے۔مقالہ نگار نے فتح الباری کے جس نسخے کو بنیاد بنایا ہے وہ ۱۷ جلدوں میں مصر سے چھپنے والا نسخہ مصطفی البابی الحلبی القاهره ۱۹۰۹ء ہے۔فہارس کی ترتیب مع صفحات کے یہ ہے۔

1. Chap I Index of Persons. 1-1024
2. Chap II Index of Tribe name 1025-1076
3. Chap III Index of Place name 1077-1124
4. Chap IV Index of Books mentioned by Ibn-Hajar

Al-Asqalni.1125-1230

5. Chap V Index of Ayyam 1231-1251

6. Chap VI Index of Quranic Verces 1252-1268

7. Chap VII Index of Poetical line 1269-1340

8. Biblography -A-D

مقالہ نگار نے فہرس کا طریقہ کار یہ اختیار کیا ہے کہ مذکورہ نسخے کی جلد اور صفحہ نمبر دے دیا ہے۔ بلا شبہ اس طرح کے تحقیقی کام سے یہ اندازہ ضرور ہو جاتا ہے کہ اعلام واماکن کہاں اور کس جلد میں آئے ہیں۔ لیکن عام شائقین حدیث اس کام سے کیسے فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟

۲. کتاب الادب تالیف الامام الحافظ ابی بکر بن شیبه(م:۲۳۵ھ) تحقیق و دراسته نقدیة

إعداد:محمد رضا القهوجی إشراف:الدکتور خالد علوی

سال تکمیل:۱۹۸۵ء

شعبہ علوم اسلامیہ میں لکھا جانے والا مقالہ مخطوط کی تحقیق و دراسۃ پر مبنی ہے۔ مقالہ دو جلدوں میں ۸۰۹ صفحات پر مبنی ہے اور ٹائپ شدہ ہے۔ مقالہ نگار کام کی اہمیت و جواز کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وقد شجعنی فی هذا العمل نخبة من الاساتذه الدکاترة التخصیص فی هذا العلم موکدین اهمیة هذا لمخطوط النادر وماله من قیمة علمیة واخص بالذکر :الدکتور محمد عجاج الخطیب :استاذ علم الحدیث فی جامعة دمشق وجامعة الامارات العربیه المتحده والذی ما بخل علی فی وقته وجهده و توجیها ته۔(۱۲)

مقالہ نگار نے اگرچہ القاہرہ،بغداد اور ترکی کے مکاتیب میں پائے جانے والوں کا مخطوطات کا بھی ذکر کیا ہے۔ تاہم دار الکتب الظاہریۃ دمشق' کے نسخے کو بنیاد بنایا ہے اور دیگر مخطوطات سے مقارنہ وموازنہ بھی کیا ہے۔ لیکن مخطوطات کا عکس نہیں دیا۔ فاضل محقق نے مقالہ کو دو بڑے حصوں

میں منقسم کیا ہے۔

القسم الاول: الدراسته

پہلے حصے کے تین ابواب یہ ہیں۔

الباب الاول: عصر ابن ابی شیبه

الباب الثانی: ابن ابی شیبه و کتابه الادب

الباب الثالث: منهج ابن ابی شیبه فی کتابه

القسم الثانی: کتاب الادب محققاً

مقالہ نگار نے خاتمہ الکتاب میں آیات واحادیث کی فہارس کے علاوہ مآخذ میں ۱۴۸ کتب کی فہرست بھی دی ہے جس میں علوم الحدیث کی بنیادی کتب شامل ہیں۔

۳. کتاب الغریبین (من حرف الصاد الی حرف العین) تحقیق و دراسته

إعداد: احمد محمد ادریس إشراف: الدکتور امان الله خان

سال تکمیل: ۱۹۸۸ء

غریب الفاظ کی بحث قرآن وحدیث دونوں میں مستعمل ہے مذکورہ تحقیقی مقالہ اسی بحث پر مشتمل ہے دراصل یہ امام ابوعبید القاسم بن سلام (م: ۲۲۴ھ) کا ایک مخطوط ہے۔ مقالہ ٹائپ شدہ ایک جلد میں ۲۹۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ ابتدائی چند صفحات میں مخطوطات کے عکس دیئے ہیں۔

مقدمۃ البحث میں غریب کی بحث اور اس فن پر لکھی گئی کتب کا تعارف کرایا گیا ہے نیز صاحب مخطوط اور مخطوط کا تعارف کا بھی کرایا ہے۔ فاضل محقق نے دو مخطوطات کا ذکر کیا ہے۔ ایک دارالکتب المصریہ کا جسے دارستہ و تحقیق کی بنیاد بنایا ہے جبکہ دوسرا مخطوط البحث الاسلامی اسلام آباد کا ہے آخر میں الفہارس کے تحت قرآنی آیات، احادیث اور مصادر کی تفصیل ہے۔

۴. کشف مشکل حدیث الصحیحین لابی الفرج عبدالرحمن بن علی بن الحوزی۔ ۵۹۷ھ

ھ۔دراسته و تحقیق الحزء الاول

إعداد: نصر ابراهیم فضل البنا إشراف: الدکتورة جمیله شوکت علی

سال تکمیل: ۱۹۹۰ء

شعبہ علوم اسلامیہ میں لکھا جانے والا مقالہ دو جلدوں میں ۶۶۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ مقالہ مقدمہ، تین ابواب اور تحقیق مخطوط پر مبنی ہے۔ مقالہ نگار نے مخطوط کے تین نسخوں کا ذکر کیا ہے۔

مخطوطہ مکتبہ رضا رامپور انڈیا

مخطوطہ مکتبۃ الاسلامیہ مدینہ منورہ

مخطوطہ مکتبہ پرنسٹن یونیورسٹی امریکہ

مقالہ نگار نے موخر الزکر نسخہ کو تحقیق کی بنیاد بنایا ہے۔ تاہم دیگر نسخوں سے موازنہ بھی کیا ہے لیکن مخطوطات کے عکس نہیں دیئے۔ فاضل محقق نے اس امر کی صراحت کی ہے کہ ابن جوزی کے اس مخطوط کے چار نام ہیں۔

۱۔ شرح مشکل الصحیحین

۲۔ کشف مشکل الصحیحین

۳۔ کشف معانی مافی الصحیحین

٤۔ مشکل الصحاح(۱۳)

مقالہ کے مندرجات یہ ہیں۔

الباب الاول:

الفصل الاول: عناية العلماء بالصحيحين

الفصل الثانی: البحث فی الا شکال

الباب الثانی:

الفصل الاول: نسبة المخطوطه و تو ثيقه

الفصل الثانی: وصف النسخ و السنح المستفاد منها فی التحقیق

الفصل الثالث: عملی فی التحقیق

مقالہ نگار نے مندرجہ ذیل پہلوؤں سے مخطوط پر تحقیق و دراستہ کیا ہے۔

١۔ فهرس الآيات القرآنيه

٢۔ فهرس الحاديث النبويه

٣۔ فهرس المسانيد التى روت تلك المسانيد

٤۔ فهر س الاحاديث وموضوعات الواردة فى المخطوطه

٥۔ فهرس الاعلام المترجم لهم

٦۔ فهرس الابيات الشعربة(١۴)

۵.المعجم الصغير للطبرانى(م:٣٦٠ھ)تحقيق و دراسته

إعداد:عبدالجبار بن احمد الزيدى إشراف:الدكتور امان اللّٰه خان

سال تکمیل:١٩٩١ء

شعبہ علوم اسلامیہ میں پیش کردہ مذکورہ تحقیقی مقالہ مخطوط کی تحقیق و دراستہ پر مبنی ہے۔ فاضل مقالہ نگار کے ہاتھ سے لکھا ہوا یہ مقالہ غیر معمولی طور پر ضخیم یعنی پانچ جلدوں میں ٢٦٥٠ صفحات پر مشتمل ہے۔ محقق مخطوط کی اہمیت اور کام کے بارے میں لکھتے ہیں۔

ومن اشهر مولفاته معاجم كما تقدم وهى :الكبير الاوسط والصغير والاخير هو المقصود بهذا التقد مة بين يدى خدمتى له تحقيقات و دارسته و تعليقا و تخريجاً۔

فاضل مقالہ نگار نے امام طبرانی کے اس مخطوط کے ٢٢ نسخوں کا تذکرہ کیا ہے لیکن مکمل تفصیلات چھ نسخوں کی مہیا کی ہیں۔اور ابتدائی چند صفحات میں ان کے عکس بھی دئے گئے ہیں۔

١۔ مخطوطة مكتبه احمد الثالث

٢۔ مخطوطة مكتبه دارالعلوم بندوة العلماء لكهنئو ٨٩٧

٣۔ مخطوطة مكتبه دائره المعارف العثمانيه بحيد آباد ١١٤٥ه

٤۔ مخطوطة المكتبه السعديه بحيد آباد ١٤١٧ه

٥۔ مخطوطة المكتبة الاشرفيه الاصفيه بحيد آباد ١٤٨٠ه

٦۔ مخطوطه مکتبه عارف حکمة بالمدینة المنوره

محقق نے اول الذکر نسخہ پر اعتماد کیا ہے تاہم دراستہ میں مقارنہ موازنہ میں ان سب کو پیش نظر رکھا ہے۔ مقالہ نگار نے مخطوط پر جو تحقیق سرانجام دی ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔

١۔ اعلام الاسانیل

٢۔ الایات القرآنیه

٣۔ الاخبار القدسیه

٤۔ الاحادیث النبویة

٥۔ الافعال الصفاتی النبویة

٦۔ فرائد الفواد

٧۔ الاشعار والاجاز

٨۔ غریب اللغة

٩۔ الشعوب و القبائل والفرقه والجماعات

١٠۔ ادوات الجهاد والصید

١١۔ الواضع والبلدان

١٢۔ المصادر و المراجع

٦. المستفاد من مُبهات المتن والاسناد تحقیق و دراسته

إعداد:محمد بكار زكريا إشراف:الدكتور امان الله خان

سال تكميل:١٩٩١ء

۷۔ مکتوبات مجدد الف ثانیؒ۔ تخریج احادیث

مقالہ نگار: محمد بابر بیگ مطالی نگران تحقیق: ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

سال تکمیل: ۱۹۹۴ء

شعبہ علوم اسلامیہ میں لکھا جانے والا یہ مقالہ دو جلدوں میں ۱۱۹۹ صفحات پر مشتمل ہے

۔مقالہ کو دس ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔مذکورہ تحقیقی مقالہ اگرچہ برصغیر کی معروف شخصیت کے تذکرے پر ہے تاہم پانچ ابواب کا براہ راست تعلق تخریج احادیث سے ہے۔فاضل محقق اس کام کی اہمیت و جواز کے پیش نظر رقم طراز ہیں:

مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ اس موضوع پر میرے پیش رو بزرگوں نے بھی قلم اٹھایا لیکن تسامح کا شکار ہوئے۔شیخ عبدالغنی بن ابی سعید دہلوی نے ایک چھوٹے سائز کی کتاب بعنوان' تبریز المکتوبات' لکھی لیکن بہت سی احادیث روایات کہ جن کی حقیقت و ماخذ معلوم نہ ہوسکا۔معدوم الاصل اور موضوع قرار دیں پھر مکتوبات میں مذکورہ بغیر تصریح حدیث یا اقوال امثلہ مشہور بھی سپرد قلم کی اور لایعنی بحث کی۔(۱۰)

فاضل مقالہ نگار نے تخریج احادیث کے متعلق جو کام کیا ہے اس کی ترتیب یہ ہے:

باب سوم: مکتوبات میں مذکورہ احادیث مبارکہ کی تعداد (بہ صورت عربی متن)

باب چہارم: مکتوبات میں مذکورہ احادیث مبارکہ کی تعداد (بہ صورت فارسی ترجمہ)

باب پنجم: دفتر اول (۲۳۸) احادیث کی تخریج

باب ششم: دفتر دوم (۱۱۶) احادیث کی تخریج

باب ہفتم: دفتر سوم (۱۰۵) احادیث کی تخریج

فاضل محقق نے اس امر کی بھی صراحت کی ہے کہ مکتوبات میں کل ۵۶۶' احادیث وارد ہوتی ہیں۔۳۶ آثار صحابہ ہیں۔جبکہ ۱۵ کے قریب مجدد الف ثانی کے وہ اقوال ہیں جن کا مفہوم حدیث سے ماخوذ ہے۔خلاصۃ البحث میں مقالہ نگار نے ایک جدول کے ذریعے تمام احادیث کے متعلق صراحت کردی ہے کہ کس قدر احادیث صحیح' حسن' مرفوع' موقوف' مقطوع' اور ضعیف ہیں۔مصادر و مراجع میں ۲۳۰ مآخذ کی نشاندہی کی گئی ہے۔تحقیقی کام کے سرسری جائزہ سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل محقق نے غیر معمولی محنت اور جاں کاری سے کام سرانجام دیا ہے۔

۸.الجمع بین الصحیحین بخاری و مسلم۔تحقیق و دراستہ

اعداد:محمد بن عبدالمنعم　اشراف:　　سال تکمیل:۱۹۹۸ء

۴۔رجال الحدیث:

پنجاب یونیورسٹی کے دونوں شعبہ ہائے علوم میں جن موضوعات کو سب سے زیادہ تحقیق کا موضوع بنایا گیا وہ رجال الحدیث اور تذکرہ محدثین ہیں۔دونوں شعبہ جات میں ۲۰ کے قریب مقالات محدثین کرام اور علم حدیث میں ان کی خدمات پیش کی گئی ہیں تاہم خوش آئند پہلو اس امر میں یہ ہے کہ رجال الحدیث کا تعلق کسی ایک خطہ سے نہیں ہے بلکہ ہر عصر اور ہر سطح کے محدثین اس تذکرہ میں شامل ہیں۔ذیل میں ان کا جائزہ الگ الگ شعبہ جات کے حوالہ سے پیش کیا جاتا ہے۔

(ا)شعبہ عربی زبان وادب:

ا۔ محدث کبیر'شاہ محمد غوث پشاوری ثم لاہوری کی دینی وعلمی خدمات

محققہ:ام سلمی نگران تحقیق:ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک سال تکمیل:۱۹۸۲ء

زیرنظر مقالہ سلسلہ قادریہ کے ایک روحانی بزرگ اور عالم دین شاہ محمد غوث (۱۰۹۱ھ-۱۱۷۳ھ) کی مجموعی خدمات پر ہے تاہم ان کا اختصاص علم حدیث ہے مقالہ بہ زبان اردو دو جلدوں میں ۷۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔مقالہ نگارہ نے محدث کبیر کی بعض کتب اور حدیث پرمبنی بعض نسخوں کا تعارف پیش کیا ہے۔اوران کے عکس کے متعدد صفحات شامل مقالہ کیے ہیں۔جو کہ پشاور یونیورسٹی میں موجود ہیں۔جن دو رسائل کا تعلق علم حدیث سے ہے ان میں سے ایک رسالہ اصول حدیث پر اور دوسری شرح صحیح البخاری ہے۔چنانچہ لکھتی ہیں۔

''محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوث نے حدیث کی سند جان محمد کلاں سے حاصل کی انہوں نے فارسی زبان میں اصول حدیث اور شرح صحیح بخاری لکھی۔اصول حدیث پر رسالہ چھ فصول پر مشتمل ہے جبکہ شرح صحیح بخاری کا قلمی نسخہ ہے جس کے صفحات ۱۰۰۷ ہیں۔جس کی نقل پشاور یونیورسٹی میں موجود ہے''۔(۱۶)

فاضل مقالہ نگار نے مصادر ومراجع میں محدث کبیر کے چھوٹے بڑے ۲۷ مخطوطات کا ذکر کیا ہے اور اردو'فارسی'عربی اور انگریزی کی ۳۱۸ کتب کی فہرست دی ہے۔کسی غیر معروف شخصیت کی خدمات حدیث کو سامنے لانے کی قابل تحسین کوشش ہے۔

۲۔حیاۃ شبیر احمد العثمانیؒ نقد کتابہ فتح الملہم شرح صحیح مسلم

محققہ: زیتون بیغم شمس الدین اشراف:الدکتور ظہور احمد اظہر

سال تکمیل:۱۹۸۴ء

مقالہ بہ زبان عربی' دو جلدوں میں ۷۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔اور مقدمہ' پانچ ابواب اور خاتمہ وفہارس میں منقسم ہے۔مقالہ کا سب سے ضخیم اور جامع باب' باب پنجم ہے جو مولانا شبیر احمد عثمانی کی خدمات حدیث پرمبنی ہے۔جس کی تفصیل یہ ہے:(صفحات ۴۲۱-۶۹۹)

الباب الخامس: نقد فتح الملهم شرح صحيح مسلم و تحليله

وصف العام لفتح الملهم و سراره

المراجع و المصادر التى رجع اليها صاحب كتاب فتح الملهم فى تصنيف كتابه

منهج العلامة لعثمانى خلا ل شرحه مسائل الابواب

موازنة بين فتح الملهم و المنهاج فى شرح صحيح مسلم

ثقافة العلامة العثمانى و اسرار ها على شرحه

ومكانة العلامة العثمانى كمحدث

۳۔علم الحدیث میں شاہ ولی اللہ کی خدمات

مقالہ نگار:ایم۔ایس۔ناز نگران تحقیق:ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک

سال تکمیل:۱۹۸۷ء

برصغیر میں علم حدیث کی تاریخ میں شاہ ولی اللہؒ کا مطالعہ کئی پہلوؤں سے امتیازی شان کا حامل ہے اگر یہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ برصغیر کی تاریخ میں علم حدیث کی اشاعت وفروغ کا سہرا شاہ ولی اللہ اوران کے خاندان کے سر ہے۔چنانچہ فاضل مقالہ نگار نے شاہ ولی اللہ کے اسی پہلو پر داد تحقیق دی ہے۔مقالہ بہ زبان اردو پیش کیا گیا ہے اور ایک جلد میں ۷۲۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ مقالہ سات ابواب میں منقسم ہے۔جن کی ترتیب یہ ہے۔

باب اول کو مقدمہ قرار دے کر اس میں برصغیر میں آغاز سے شاہ ولی اللہ کے دور تک

حدیث کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔

باب دوم میں حدیث اور متعلقات حدیث کا ذکر ہے۔

باب سوم میں طبقات کتب حدیث کا ذکر ہے۔

باب چہارم میں رجوع الی الموطا کا ذکر ہے۔

باب پنجم تطبیق بین الفقه و الحدیث میں شاہ ولی اللہ کی خدمات پر مبنی ہے۔

باب ششم اجتہاد اہمیت وفضائل اور تقاضے۔شاہ ولی اللہ کے افکار کے تناظر میں بیان کیے گئے ہیں۔

باب ہفتم اختتامیہ اور تحقیق سے اخذ ہونے والے نتائج پر مبنی ہے۔

فاضل مقالہ نگار نے حواشی ہر صفحہ پر دیئے ہیں اور مصادر و مراجع کی فہرست میں ۲۴۹ کتب اساسی نوعیت کی درج کی ہیں۔ مقالہ کمپیوٹر کمپوزنگ پر مشتمل ہے اور پیش کش نہایت عمدہ ہے۔مقالہ زیور طباعت سے آراستہ ہو چکا ہے.

۴۔حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی اور ان کی علمی خدمات (۱۱۵۹۔۱۲۳۹ھ)

(الشیخ عبدالعزیز المحدث الدهلوی و خدماته العلمیة)

محققه :ثریا اکبر ڈار نگران تحقیق:ڈاکٹر ذو الفقار علی ملك

سال تکمیل:۱۹۸۷ء

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا تعلق بھی خانوادہ شاہ ولی اللہ سے ہے۔اگر چہ فاضل مقالہ نگار نے ان کی مجموعی خدمات کا احاطہ کیا ہے تاہم مقالہ کا باب چہارم اور باب پنجم ان کی خدمات حدیث کا تذکرہ کیا گیا ہے۔مقالہ کے کل ابواب چھ ہیں اور بہ زبان اردو پیش کیا گیا ہے۔

۵۔مولانا محمد بن طاہر پٹنی بحیثیت محدث (۹۱۴ھ۔۹۸۲ھ)

(الشیخ محمد بن طاهر بتنی محدثاً)

مقالہ نگار:محمد رفیق نگران تحقیق:ڈاکٹر ظہور احمد اظہر سال تکمیل:۱۹۹۱ء

برصغیر میں علم حدیث کی خدمات کے ضمن میں ایک نمایاں محمد بن طاہر پٹنی کا ہے یہی وجہ ہے

زیرنظر مقالہ میں ان کی خدمات حدیث کو تحقیق کا موضوع بنایا گیا ہے۔ مقالہ نگار رقمطراز ہیں:

"مولانا محمد بن طاہر محدث پٹنی ایک ہمہ پہلو شخصیت کے مالک تھے تاہم خدمت حدیث اور حیائے سنتِ ان کا طرہ امتیاز تھا ہم نے انہی موضوع کی مناسبت سے اپنی بحث کو اسی پہلو کو مرکوز کیا۔ اس سلسلے میں آپ کی گراں قدر مساعی مستند تاریخی معلومات اور آپ کی تالیفات کے ذریعے جانچنے کی کوشش کی جائے گی"۔(۱۷)

مقالہ ایک جلد میں ۷۱۶ صفحات پر مشتمل ہے اور مقدمہ سات ابواب اور خلاصہ البحث میں تقسیم ہے۔ مقدمہ میں فاضل مقالہ نگار نے برصغیر میں علم حدیث کے عنوان سے اس خطہ کے مختلف مراکز حدیث مثلاً لاہور، دہلی، گجرات، کشمیر، ملتان، دکن اور بنگال کا تعارف پیش کیا ہے جو ایک معلوماتی چیز ہے۔

فاضل مقالہ نگار نے اپنے مقالہ کو دو بڑے حصوں میں منقسم کیا ہے:

الجز الاول :احوال وآثار۔ دو ابواب پر مشتمل ہے۔

الجز الثانی: خدمت حدیث پانچ ابواب پرمبنی ہے۔

فاضل محقق نے محدث پٹنی کی علم حدیث کے مختلف فنوں میں ان تالیفات کا ذکر کیا ہے۔

۱۔	فن اسماء الرجال:	التوسل فی اسماء الرجال
۲۔	فن ضبط اسماء الرجال:	المغنی فی ضبط اسماء الرجال
۳۔	معرفة الوضاعین:	قانون الاخبار الموضوعة
۴۔	تدوین متون:	مقاصد جامع الاصول
۵۔	شروح ومتون:	شرح الصحیح للبخاری
		شرح الصحیح للمسلم
		شرح مقاصد جامع الاصول
		شرح مشکوۃ
		تعلیق ترمذی

مقالہ نگار کے بقول مولف پٹنی نے ان تمام شروحات وحواشی کو یکجا کر کے 'مجمع بحار الانوار' کی صورت میں متون حدیث کی شرح کا ایسا جامع دائرہ المعارف مرتب کیا ہے جس نے ہر دور کے علماء و فضلاء سے داد تحسین وصول کی ہے ۔مولف نے اس کتاب میں تفسیر' حدیث' فقہ 'لغت' نحو' معانی' بیان' فلسفہ' اور کلام وغیرہ سے متعلق ہمہ پہلو معلومات کو نہایت مستند ماخذ کے حوالے سے اس خوبی سے سمو دیا ہے کہ بلاشبہ یہ کتاب اسم بامسمی بن گئی ہے ۔۔۔مولانا طاہر پٹنی سے قبل یہاں مطالعہ حدیث زیادہ تر مصابیح یا مشارق الانوار تک محدود تھا اس لحاظ سے دیکھا جائے تو دسویں صدی ہجری کے ہندوستان میں مولانا طاہر پٹنی کی ذات گرامی ہمیں ایک روشن ستارے کی طرح نظر آتی ہے ۔جنہوں نے اپنا سب کچھ حال ومتاع' عزت ووقار' نام وناموس' عیش وآرام حتی کہ اپنی جان بھی برصغیر میں ترویج حدیث اوراحیائے سنت کے لیے قربان کردی ۔(۱۸)

فہرست مصادر ماخذ میں علم الحدیث پر نمایاں کتب کے علاوہ محمد بن طاہر پٹنی کے حدیث پر ۱۷ کتب اور مخطوطات کا بھی ذکر کیا ہے ۔برصغیر کے کسی محدث پر متہم بالشان کام ہے ۔

۶ ۔ملا علی القاری الھروی محدث

إعداد:نظام الدین نافع ابو بکر إشراف:الدکتور ظھور احمد اظھر

سال تکمیل: ۱۹۹۲ء

اگرچہ ملا علی القاری کا نام زیادہ تر موضوعات کبیر کے حوالے سے سامنے آتا ہے تاہم ان کی حدیث پر کئی قابل قدر تالیفات ہیں ۔زیر نظر مقالہ ان کی خدمت حدیث کے متعلق بہ زبان عربی پیش کیا گیا ہے ۴۰۵ صفحات پر مشتمل مقالہ ایک جلد میں ہے اور پانچ ابواب میں منقسم ہے ۔

الباب الاول: ملا علی قاری حیاتہ و عصرہ

الباب الثانی: ملا علی القاری و شروحہ للحدیث

الباب الثالث: ملا علی القاری و الاحادیث الموضوعة

الباب الرابع: ملا علی القاری و علوم الحدیث

الباب الخامس: ملا علی القاری و الحدیث

فاضل محقق نے ملاعلی القاری کی مندرجہ ذیل کتب کا تذکرہ اشاعتی تفصیلات کے ساتھ دیا ہے۔

١۔ تزئین العبارة لتحسین الاشاره المعروف رسالة رفع السبابة

٢۔ جمع الاوبعین فی فضل القرآن المبین

٣۔ جمع الوسائل فی شرح المسائل

٤۔ الحرز الثمین للعض الحصین

٥۔ الحزب الاعظم والورد الا فخم

٦۔ الحظ الاو فر فی الحج الاکبر

٧۔ مسند الانام شرح مسند الامام ابی حنیفةؒ

٨۔ شرح عین الحکم و زین الحلم

٩۔ شرحه علی کتاب الشفا للقاضی عیاض

١٠۔ فتح باب العنایة بشرح کتاب الثقایة

١١۔ شرحه الضابطه للشاطبیة المعروف بالشاطبیة

١٢۔ رسا لة ضوء المعانی شرح بداء الامالی

١٣۔ المنهج الفکریة شرح المقدمة الجزریة

١٤۔ منهج الروض الازهر فی شرح الفقه الاکبر

١٥۔ المسلك المقسط فی المنك التوسط

١٦۔ مرقاة المفا تیح شرح مشکاة المصابیح

١٧۔ الاسرار المعرفوعة فی الاخبار المو ضوعة (الموضوعات الکبری)

١٨۔ المضوع فی معرفة الحدیث الموضوع (الموضوعات الصغری)

١٩۔ المبین المعین لفهم الاربعین۔(١٩)

مقالہ کے آخر میں ١٥٧ کتب کی فہرست مطبور مآخذ کے نقل کی گئی ہیں۔ کسی محدث پر عربی زبان میں جامع تحقیقی کام ہے۔

۷۔المعجم المختصر بالمحدثین الذین جالسهم الذهی و اجا ذواله لابی عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذهبی (م م ۷٤۸ھ)

إعداد:عبدالرحمن یوسف ۔ إشراف:الدکتور ظهور احمد اظهر

سال تکمیل:۱۹۹۶ء

زیر نظر تحقیقی مقالہ دراصل مخطوط کی تحقیق پرمبنی ہے۔یہ مخطوط محقق نے المکتبۃ الراشدیہ سندھ سے حاصل کیا ہے۔جب کہ دوسرا مخطوط الجامعۃ الاسلامیہ بالمدینۃ المنورہ میں ہے اسی کی ایک کاپی مکتبہ رضا رام پور میں بھی موجود ہے۔مقالہ ایک جلد ۴۹۶ صفحات پر مشتمل ہے تاہم ابواب وفصول بندی نہیں ہے البتہ مقالہ تین نمایاں حصوں میں منقسم ہے۔

مقدمة المحقق

دراسة الکتاب نص الکتاب

۸۔الشیخ عبدالرحمن المبارکبوری محدثاً

محقق:عبدالغفور الدکتور ظهور احمداظهر

سال تکمیل:۱۹۹۷ء

۹۔مدرسة الدیوان النقدیه فی بحوث النقاد المحدثین

محقق:عز الدین احمد براء الدکتور ظهور احمداظهر

سال تکمیل:۱۹۹۸ء

۱۰۔الشیخ العلامة محمد مرتضی الزبیدی محدثاً

محقق:محمد علی جوهر الدکتور ظهور احمداظهر

سال تکمیل:۲۰۰۱ء

(ب)شعبہ علوم اسلامیہ:

۱۔الامام ابن الحوزی و کتابه الموضوعات

إعداد:محمد احمد القیسیة الندوی إشراف:الدکتور بشیر احمد صدیقی

سال تکمیل:۱۹۸۲ء

زیرنظر تحقیقی مقالہ چھٹی صدی ہجری کے معروف محدث امام ابن جوزی (۵۱۰ھ-۵۵۴ھ) کی خدمات حدیث پر مبنی ہے۔مقالہ ایک جلد میں ۴۷۶ صفحات پر مشتمل ہے۔اور تین ابواب میں منقسم ہے۔

الباب الاول: حياة الامام ابن الحوزى

الباب الثانى: ابن الجوزى العالم الموسوعى

الباب الثالث: كتاب الموضوعات و نمازج من الاحاديث الموضوعة

مقالہ کے آخر میں فہرست آیات القرآنیہ والحدیث النبوی اور مصادر ومراجع ہیں۔۱۸۲ کتب بطور مآخذ دی ہیں مذکورہ مقالہ اسی نام سے مطبوعہ ہوا ہے جس کے صفحات ۴۳۴ ہیں تاہم مطبع و ناشر کا کام درج نہیں ہے۔

۲۔دراسات فی احوال الروا الذی تکلم فیهم الحافظ الهیثمی(۷۳۵ھ-۸۰۷ھ) فی کتابه محمع الزوائد و منبع الفوائد

إعداد :عاصم عبداللہ ابراهيم خليل إشراف:حافظ احمد يار

سال تکمیل:۱۹۸۳ء

مقالہ دوجلدوں میں ۹۴۶ صفحات پر مشتمل بہ زبان عربی پیش کیا گیا ہے مقالہ کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پہلا حصہ مقدمہ اور پانچ ابواب جبکہ دوسرا حصہ مجمع الزوائد کی تحقیق پر مبنی ہے۔اس ضمن میں فاضل محقق نے ۸۰۰ راویوں کا تذکرہ کیا ہے جن پر امام البیہقی نے کلام کیا ہے تحقیق کا منہج یہ اختیار کیا ہے۔راویوں کے نام حروف تہجی سے ترتیب دینا' راوی کا صحیح نام' راوی کی کنیت' انساب کی تفصیل' شیوخ [illegible] اکثر وفات' ان کے بارے میں آئمہ جرح وتعدیل کی آراء' دیگر آئمہ جرح وتعدیل کی آراء کے ساتھ موازنہ' اور یہ کہ سقم کس حد تک ہے اور اس کا حکم کیا ہے۔ابواب کی ترتیب یہ ہے۔

الباب الاول: السنة النبوية و مزلتها فى الاسلام

الباب الثانی: اهمية علم الجرح و التعديل و التصنيف

الباب الثالث: بيان كتاب الزوائد و التعريف بها

الباب الرابع: التعريف بكتاب مجمع الزوائد و منبع الفوائد

الباب الخامس: ترجمة الحافظ نور الدين الهيثمی

فاضل مقالہ نگار نے ۲۴۷ کتب مآخذ کے دی ہیں جس میں علم الحدیث' اسماء الرجال اور فن جرح و تعدیل کے متعلق بنیادی کتب شامل ہیں۔

۳۔علامہ انور شاہ کشمیری کے علمی کارنامے:

مقالہ نگار: غلام محمد کچھی نگرانِ تحقیق: حافظ احمد یار سال تکمیل: ۱۹۸۴ء

برصغیر پاک و ہند میں جن شخصیات نے علم حدیث میں خدمات سرانجام دیں ان میں ایک نمایاں نام دارالعلوم دیوبند کے استاذ الحدیث علامہ انور شاہ کشمیری کا بھی ہے۔مقالہ نگار نے ان کے حالات وخدمات کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا ہے۔مقالہ ایک جلد ۵۳۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ٹائپ شدہ مقالہ بہ زبان اردو پیش کیا گیا ہے۔اور ۱۲ ابواب پر منقسم ہے۔

مقالہ کا چوتھا باب جو غیر معمولی طور پر ضخیم ہے مولانا کشمیری کی خدمات حدیث سے متعلق ہے۔اس ضمن میں فاضل مقالہ نگار نے مولانا کشمیری کے دور کو برصغیر کے توسیعی دور سے تعبیر کیا ہے۔ اس ضمن میں مولانا انور شاہ سے پہلے کی خدمات کا بھی مختصر طور پر احاطہ کیا گیا ہے۔فاضل محقق نے علامہ انور شاہ کی جن تالیفات کا تذکرہ مذکورہ مقالے میں کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔فيض الباری علی صحيح البخاری

مرتبہ مولانا بدر عالم میرٹھی' عربی زبان میں درس بخاری کی املائی شرح ہے جو مولانا کے شاگرد نے ترتیب دی ہے۔بڑے سائز کی چار جلدوں میں لاہور کے المطبعۃ الاسلامیہ السعودیہ سے ۱۹۷۸ء میں طبع ہوئیں جن کے صفحات کی مجموعی تعداد ۲۰۰۹ ہے۔

۲۔انوار الباری و شرح اردو صحيح البخاری

یہ کتاب علامہ انور شاہ کے شاگرد اور داماد مولانا احمد رضا بجنوری نے ترتیب دی ہے

یہ درس عربی سے اردو میں منتقل کیے ہیں۔ مقالہ نگار کے بقول ستہ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

٣۔العرف الشذی علی جامع الترمذی

یہ درس ترمذی کی املائی شرح ہے جو آپ کے شاگرد مولوی محمد چراغ نے عربی میں ۱۳۴۸ھ میں قلم بند کی ہے جسے مطبعہ قاسمیہ دیو بند ۱۳۴۸ھ میں شائع کیا ہے جس کے صفحات کی تعداد ۵۴۴ ہے۔

٤۔انوار المحمود فی شرح سنن ابی دائود

مولانا محمد صدیق نجیب آبادی نے مولانا کی تقاریر کو دو جلدوں میں شائع کیا ہے جو ۱۹۳۷ھ میں جمال پرنٹنگ پریس دہلی سے طبع ہوئیں۔

٥۔الاتحاف لمذهب الاحناف

یہ مولانا انور شاہ کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا وہ حاشیہ ہے جو انہوں نے ظہیر الحسن شوق کی کتاب آثار السنن پر لکھا یہ آپ کے شاگرد مولانا محمد بن موسیٰ نے ۱۹۰۹ء میں لندن سے طبع کیا۔

٦۔ایضاح البخاری

یہ بھی مولانا کشمیری کے درس بخاری کے متعلق ان کی تقاریر کا مجموعہ ہے جو مولانا فخر الدین نے جمع کیا تھا اس میں زیادہ تر شیخ الہند کی تحقیقات درج ہیں۔(۲۰)

فاضل مقالہ نگار نے کچھ مخطوطات کا بھی ذکر کیا ہے۔

۱۔امالیہ علی صحیح بخاری مرتبہ حفظ الرحمٰن سیوہاروی

۲۔امالیہ علی صحیح مسلم رتبہ مولانا مناظر احسن گیلانی

۳۔امالیہ علی ابوداؤد مرتبہ ڈاکٹر سید عبدالعلی حسن اور خواجہ عبدالحی فاروقی

۴۔امالیہ علی صحیح بخاری مرتبہ عبدالعزیز(۲۱)

مقالہ نگار نے بعض ایسے اہل علم سے انٹرویو کا حوالہ بھی دیا جنہوں نے مولانا انور شاہ کشمیری سے براہ راست فیض حاصل کیا ہے مثلاً قاری محمد طیب، مولانا محمد طاسین، محمد عبداللہ ملتانی، محمد نافع، احمد رضا بجنوری، حافظ محمد عثمان، مولانا محمد چراغ شامل ہیں۔ اگر چہ مقالہ نگار نے ۱۹۲ کتب بطور مآخذ دی

ہیں تاہم ڈاکٹر محمد رضوان اللہ کی کتاب 'مولانا انور شاہ کشمیری' حیات اور علمی کارنامے مطبوعہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ۱۹۷۷ پر غیر معمولی انحصار کیا ہے۔ بہر حال برصغیر کے محدثین کے حوالے علامہ انور شاہ کشمیری پر عمدہ مواد جمع کیا ہے۔

٤۔الليث ابن سعد 'آثاره وجهوده في السنة النبوية

إعداد:احمد حسن محمد عبدالجواد　　　　إشراف:الدكتور امان اللّٰہ خان

سال تکمیل:۱۹۸۸ء

مذکورہ تحقیقی مقالہ دو جلدوں میں آٹھ سو صفحات پر بہ زبان عربی پیش کیا گیا ہے مقالہ سات ابواب اور الفہارس پر مبنی ہے مندرجات کی تقسیم یہ ہے۔

المقدمه:السنة النبويه وا هميتها ومكا نتها و جهود العلماء فی المحا فظه

الباب الاول ۔حياة الليث بن سعد

الباب الثانی:شيوخ الليث و تلاميذه

الباب الثالث:عناية اهل العلم بالليث و ثنائهم عليه

الباب الرابع:علاقة الليث بالحلفاء والا مراء

الباب الخامس:ا ثرالليث فی الفقه

الباب السادس:اثر اليث بن سعد فی الحديث

الباب السابع:مرويات النيث بن سعد فی الحديث النبوی الشريف

موخرالذکر باب زیر نظر مقالہ کا ضخیم ترین باب ہے جو (۳۱۷۔۶۹۹) صفحات پر محیط ہے۔اس میں فاضل محقق نے اللیث ابن سعد کی روایت کی تحقیق وتخریج کتب حدیث کی روشنی میں کی ہے۔آخر میں الفہارس اور المصادر والمراجع ہیں مقالہ ٹائپ شدہ ہے اور محض لائبریری کی زینت ہے۔

۵۔امام بغویؒ کی خدمات حدیث وتفسیر

مقالہ نگار:سید ازکیا ہاشمی　　　　نگران تحقیق:ڈاکٹر جمیلہ شوکت　　　　سال تکمیل:۱۹۹۱ء

زیر نظر مقالہ ایک جلد میں ۳۹۵ صفحات پر مشتمل بہ زبان اردو پیش کیا گیا ہے۔ مقالہ مقدمہ، چار ابواب اور نتائج بحث میں منقسم ہے۔ فاضل مقالہ نگار زیر تحقیق موضوع کی اہمیت و جواز کے پیش نظر لکھتے ہیں۔

"عہد رسالت سے لے کر دور حاضر تک بے شمار ہستیوں نے اپنے اپنے دور اور زمانے کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن و حدیث کی تشریح، تفسیر اور اسرار معارف پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے ان ہی سعادت مند اور ممتاز ہستیوں میں سے ایک اہم شخصیت امام حسن بن مسعود الفراء البغوی (م:۵۱۶) کی ہے قرآن وسنت کے علاوہ معارف اور اسرار دونوں کی نشر و اشاعت میں آپ کی خدمات اپنے دور میں سرفہرست ہیں۔۔۔ تفسیر و حدیث کے موضوع پر آپ کی تصانیف کی امتیازی حیثیت اس امر کی متقاضی ہے کہ مذکورہ فنون میں امام موصوف کی خدمات کو اجاگر کیا جائے جو ہنوز تشنہ تحقیق ہیں ان ہی اسباب و محرکات کی بنا پر یہ اہم موضوع میرے شوق تحقیق کا ہدف بنا۔" (۲۲)

مقالہ کا باب چہارم براہ راست امام بغوی کی خدمات حدیث سے متعلق ہے اس ضمن میں امام بغوی کی دو مطبوعہ کتب مصابیح السنۃ اور شرح السنۃ کا فاضل مقالہ نگار نے تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے نیز ان کتب پر اٹھائے گئے اعتراضات کا بھی ازالہ کیا ہے۔

تعلیقات ہر باب کے آخر میں ہیں مقالہ نگار نے مصادر و مآخذ کی جو فہرست دی ہے اس پر سرسری نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ محقق نے اردو مآخذ اور تراجم پر بہت کم انحصار کیا ہے۔ مقالہ کمپیوٹر کمپوزنگ پر مبنی ہے اور پیش کش عمدہ ہے۔ اور اس امر کی ضرورت ہے کہ نتائج فکر اہل علم کے سامنے آئیں۔

٦۔الامام السیوطی محدثاً

إعداد: بدیع السید الحام　　　　إشراف: الدکتور جمیلہ شوکت

سال تکمیل: ۱۹۹۱ء

اہل علم کے حلقوں میں امام جلال الدین سیوطی (۸۴۹ھ۔۹۱۱) کی شہرت علم تفسیر کے

حوالے سے ہی تھی۔تاہم زیر نظر مقالہ میں امام السیوطی کی خدمات حدیث کو موضوع تحقیق بنایا گیا ہے۔مقالہ ایک جلد میں ۴۰۳ صفحات پر مبنی ہے اور بہ زبان عربی پیش کیا گیا ہے۔مقالہ مقدمہ، چھ ابواب اور خاتمہ میں منقسم ہے۔مندرجات کی ترتیب یہ ہے۔

الباب الاول:عصر السیوطی

الباب الثانی:حیاۃ الامام السیوطی

الباب الثالث:طلب السیوطی للحدیث و آثارہ فیہ

الباب الرابع:جھود السیوطی فی جمع السنن

الباب الخامس:

الفصل الاول: فی علم مصطلح الحدیث

الفصل الثانی: فی مقاومۃ الوضع فی الحدیث

الفصل الثالث: فی علم الجرح و التعدیل

الباب السادس:المسائل الحدیثیۃ التی تفرد بھا السیوطی

فاضل مقالہ نگار نے تیسرے باب کی تیسری فصل میں امام سیوطی کی چھوٹی بڑی ۳۰۲ کتب و رسائل کا تذکرہ کیا ہے۔تاہم ان سب کتب و رسائل اور مخطوطات کے مطابع اور مکاتب کا تذکرہ نہ ہو سکا۔تاہم محقق نے مصادر و مراجع میں جن ۲۹۳ کتب کی فہرست دی ہے ان میں علم الحدیث پر بنیادی کتب کا ذکر ہے۔اگر چہ مقالہ ٹائپ شدہ ہے تاہم پیش کش عمدہ ہے۔

۷۔حضرت مولانا محمد زکریا کی دینی و علمی خدمات

مقالہ نگار:محمد نواز چوہدری نگران تحقیق:ڈاکٹر امان اللہ خان

سال تکمیل:۱۹۹۲ء

برصغیر کے خطہ میں جن علماء کرام نے خدمات حدیث سرانجام دی ہیں ان میں ایک نمایاں شخصیت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کی بھی ہے۔اگر چہ فاضل مقالہ نگار نے مولانا کی مجموعی خدمات کو تحقیق کا موضوع بنایا ہے تاہم مقالہ کے چوتھے اور پانچویں باب میں علم حدیث پر آپ تصانیف

وتالیف اور علم حدیث میں خدمات پر بحث کی گئی ہے۔

مقالہ ایک جلد میں ۵۱۹ صفحات پر مشتمل ہے اور کل ابواب سات ہیں۔ مقالہ طبع ہو چکا ہے(۲۳)

۸۔ محمد بن سعد بحیثیت محدث

مقالہ نگار: محمد خلیل   نگران تحقیق: ڈاکٹر جمیلہ شوکت   سال تکمیل: ۱۹۹۴ء

ابن سعد کی شہرت' مورخ کے حوالے سے تو مسلمہ ہے مگر زیر نظر مقالہ میں محقق نے بطور محدث کے حوالے سے ان کے فن کا جائزہ پیش کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔

علم حدیث کے فن کی نشو ونما اور ترقی میں ایک اہم نام محمد بن سعد کا بھی ہے مگران کے ساتھ ستم یہ ہوا کہ ان کی مورخانہ حیثیت ان کی شخصیت کے دیگر پہلوؤں پر غالب رہی خاص طور پر ان کی محدثانہ خدمات ماندرہی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی خدمات حدیث پر کوئی ٹھوس علمی وتحقیقی کام نہ ہو سکا۔۔۔ الحمداللہ یہ توفیق اس خاکسار کوارزانی ہوئی کہ ان کی شخصیت کے محدثانہ پہلو کو اجاگر کر لے اور ان کی خدمات حدیث کو مربوط و مدون کر کے واضح صورت میں سامنے لائے۔(۲۴)

مقالہ ایک جلد میں ۵۲۲ صفحات پر مشتمل بہ زبان اردو پیش کیا گیا ہے اور مقدمہ' چار ابواب اور خاتمہ میں منقسم ہے۔ مندرجات کی ترتیب یہ ہے۔

پہلا باب۔ ابن سعد کے حالات زندگی

دوسرا باب۔ ابن سعد اور اسماء الرجال

تیسرا باب۔ تخریج احادیث اور طبقات ابن سعد

چوتھا باب۔ ابن سعد کے بارے میں محدثین اور اصحاب علم کی آراء

فاضل مقالہ نگار نے ابن سعد کی ان مختلف کتب سے آٹھ سو احادیث کی تخریج کی ہے اور ان کے بارے میں علماء ومحدثین کی اراء نقل کر کے ان روایات پر صحیح' حسن' ضعیف وغیرہ کا حکم لگایا ہے تاہم ابن سعد بحیثیت نقاد بہت مختصر بحث ہے۔ مصادر ومراجع میں ۲۵۰ کتب کی فہرست دی گئی ہے۔ مقالہ کمپوزنگ شدہ ہے۔

۹۔الحدیث والمحدثون فی بلخ عبر العصور

اعداد:محمداسماعیل محمد شریف اعداد:الدکتور حمیداللہ عبدالقادر

سال تکمیل:۱۹۹۴ء

وسط ایشیاء کے علاقوں میں بلخ و بخارا کی شناخت علم حدیث کے حوالے سے رہی اور کسی دور میں خراسان کا دارالحکومت بھی رہا اور اس کی علمی وتمدنی حیثیت مسلمہ رہی۔کئی رجال الحدیث نے اس خطہ میں جنم لیا اور خدمات حدیث انجام دیں۔فاضل مقالہ نگار جن کا تعلق اسی علاقے سے ہے سر زمین بلخ میں علم حدیث ومحدثین کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا ہے۔چنانچہ مقالہ نگار نے اس موضوع کے انتخاب کی جو متعدد وجوہ پیش کی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان کا تعلق بلخ سے اور مدارس میں تعلیم پائی ہے۔(۲۵)

مقالہ ایک جلد میں ۴۱۵ صفحات میں بہ زبان عربی پیش کیا گیا ہے اور مقدمہ٬ چار ابواب اور الفہارس میں منقسم ہے۔مباحث کی ترتیب یہ ہے۔

الباب الاول:التعریف ببلخ

الباب الثانی:التعریف بمدرسة بلخ الحدیثیة

الباب الثالث:جهود المحدثین'البلخین فی الحدیث

الباب الرابع:المرکز التعلمیة والحلقات الدراسة فی الحدیث بلخ

فاضل محقق نے اس خطہ کے محدثین' کتب اور مراکز حدیث پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ارض پاکستان میں کسی اسلامی وعلمی مرکز بالخصوص حدیث کے میدان میں متعارف کرانے کی عمدہ کاوش ہے مقالہ نگار نے عربی مآخذ کے ساتھ ساتھ بعض اردو مآخذ سے بھی استفادہ کیا ہے۔

۱۰۔امام ذہبی کی خدمات حدیث کا تنقیدی جائزہ

مقالہ نگار: کرنل(ر)عمر فاروق غازی نگران مقالہ:ڈاکٹر امان اللہ خان

سال تکمیل:۱۹۹۷ء

رجال الحدیث میں علامہ ذہبی (۶۷۳ھ۔۷۴۸ھ) کا تذکرہ کئی خصوصیات کا حامل ہے

زیرنظر مقالہ میں فاضل محقق نے امام ذہبی کی خدمات حدیث کو تحقیق کا عنوان بنایا ہے۔ مذکورہ موضوع کے انتخاب کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

بظاہر احادیث کے قیمتی سرمایہ اور علم الحدیث کے وسیع تحقیقی ذخیرے کی موجودگی میں اس فن میں مزید کام کی گنجائش بہت محدود نظر آتی ہے لیکن امام ذہبی جیسے عظیم محدث کے بارے میں اس قدر وسیع ذخیرہ معلومات موجود ہے کہ اسے علوم حدیث کے طلباء کے سامنے پیش کیا جانا موزوں ہوگا امام ذہبی کی تالیفات وتصنیفات کے تفصیلی بیان کے علاوہ ان کا تنقیدی جائزہ شامل مقالہ ہے اسی طرح ان کی فن حدیث میں نمایاں خدمات کے بارے میں پوری شرح وبسط سے کام لیتے ہوئے منطقی انداز اختیار کیا گیا ہے آخر میں ذہبی کا مقام بحیثیت محدث متعین کرنے کے لیے معاصرین اور متاخرین کی آراء درج کی گئی ہیں۔(۲۶)

مقالہ ایک جلد میں ۳۲۰ صفحات پر مبنی ہے اور مقدمہ' چھ ابواب' خلاصہ البحث اور مصادر ومراجع میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مباحث کی ترتیب یہ ہے۔

پہلا باب: امام ذہبی کے دور کے سیاسی' فکری اور علمی پس منظر

دوسرا باب: علم حدیث کے ارتقاء اور فن حدیث کی اصطلاحات

تیسرا باب: امام ذہبی کے حالات زندگی

چوتھا باب: امام ذہبی کی تالیفات اور تصنیفات کا تنقیدی جائزہ

پانچواں باب: امام ذہبی کی فن حدیث میں نمایاں خدمات

اس باب میں دو فصول میں پہلی فصل میں ان مراکز علمی کا ذکر ہے جن میں آپ نے درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیئے جبکہ دوسری فصل میں امام ذہبی کے تحقیقی کاموں کی تفصیل ہے۔ مثلاً

۱۔ راویان حدیث پر تنقید

۲۔ کتب حدیث کی مختصرات

۳۔ کتب احادیث پر تعلیمات

۴۔ تراجم کی تخریجات

۵۔ احادیث کی تخریجات

۶۔ نقد میں تنوع

۷۔ جرح وتعدیل

۸۔ منہج تنقید

چھٹا باب۔ امام ذہبی کا مقام بحیثیت محدث

مقالہ کے آخر میں علامہ ذہبی کے مخطوطات کے عکس بھی دیئے گئے ہیں حوالہ جات ہر باب کے آخر میں ہیں۔فاضل محقق نے ڈاکٹر بشار عواد معروف کے تحقیقی مقالے' الذهبی و منهجه فی كتابه تاريخ الاسلام ' سے خاطر خواہ استفادہ کیا ہے۔مقالہ کمپوزنگ شدہ ہےاور پیش کش نہایت عمدہ ہے۔مقالہ کا کچھ حصہ طبع ہو چکا ہے۔

۱۱۔مدرسة الحديث فی الاندلس

إعداد:مصطفى حميداتو إشراف:الدكتور خالد علوى

سال تكميل:۲۰۰۱ء

مستقبل کے منصوبے

پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ ہائے عربی زبان وادب اور علوم اسلامیہ میں حدیث کے مندرجہ ذیل موضوعات پر کام ہورہا ہے امید ہے کہ آئندہ چند سالوں تک یہ تحقیقی مقالات تکمیل پر پزیر ہوں گے۔

(ا)۔شعبہ عربی زبان وادب:

۱۔ تحقيق و دراسة مخطوط'التنقيح الا لفاظ الجامع الصحيح للبخارى'تاليف بدر الدين محمد بن بهادر الزركستى المصرى الشافعى التوفى ۷۹۴ھ،

متعلم تحقيق:مسعود احمد مجاهدزير نگرانی:ڈاکٹر ظهور احمد اظهر

سال رجسٹریشن:۱۹۹۷ء

۲۔ مساهمة'كنز العمال'للشيخ على المتقى المحدث فى اللغة العربية فى شبه

القارۃمتعلمہ تحقیق:فضلیہ داؤد زیر نگرانی:ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک

سال رجسٹریشن:۱۹۹۷ء

۳۔ تحقیق مخطوط 'الدیباج علی صحیح الامام مسلم بن الحجاج

متعلم تحقیق:عبدالرحمن خالد مدنی زیر نگرانی:ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

سال رجسٹریشن:۱۹۹۸ء

٤۔ دراستہ نقدیۃ مع تحقیق کتاب 'العرف الشذی 'شرح سنن الترمذی

متعلم تحقیق:زید ملک زیرنگرانی:ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری

سال رجسٹریشن:۱۹۹۸ء

٥۔ النواب صدیق حسن خان القنوجی محدثاً

متعلم تحقیق:شاہ نواز زیر نگرانی:ڈاکٹر محمد اکرم جوہدری

سال رجسٹریشن:۱۹۹۸ء

٦۔ تحقیق مخطوط' ضوء المشکوۃ شرح مشکوۃ المصابیح 'للشیخ فیض الحسن السہار نبوری

متعلمہ تحقیق:زاہدہ سلہری زیرنگرانی:ڈاکٹر محمد اکرم جوہدری

سال رجسٹریشن:۱۹۹۸ء

۷۔ دراستہ و تحقیق مخطوط:کتاب بوارق الانوار من صحاح الاخبار 'لحامدین محمد بن اسحاق

متعلم تحقیق:حافظ ذوالفقار علی زیرنگرانی:ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

سال رجسٹریشن:۱۹۹۹ء

۸۔ تحقیق مخطوط مشارق الانوار النبویۃ فی صحاح الاخبار المصطفویۃ لحسن بن محمد الصغائی المتوفی۔٦٥٠

متعلم تحقیق:عبدالرفیق جاوید زیر نگرانی:ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری

سال رجسٹریشن: ۲۰۰۰م

۹۔ دراسته و تحقیق المخطوط شرح الشرح علی نخبة الفکر

متعلم تحقیق: نیاز احمد ملك زیر نگرانی:ڈاکٹر دوست محمد

شاکر سال رجسٹریشن: ۲۰۰۰ء

۱۰۔ تحقیق مخطوط الحاشیة علی مشکوة علی بن محمد علی

متعلم تحقیق:ضیاء الحق قمر زیر نگرانی:ڈاکٹر خالق داد ملك

سال رجسٹریشن: ۲۰۰۰ء

۱۱۔ الاستشهاد اللغوی بالحدیث النبوی دراسته تحلیلیة

متعلم تحقیق:محمداحمد زیر نگرانی:ڈاکٹر محمد اکرم جوهدری

سال رجسٹریشن: ۲۰۰۰ء

(ب): شعبہ علوم اسلامیہ:

۱۔ تدوین حدیث کے اسالیب ومناہج آغاز اسلام سے ۴۵۸ھ تک۔

متعلم تحقیق:عبدالحمید عباسی زیرنگرانی: ڈاکٹر جمیلہ شوکت

سال رجسٹریشن: ۲۰۰۰ء

۲۔ الجمع بین الصحیحین من حذف السند و المکر رمن المتن.

متعلم تحقیق:حسن ایم امین زیرنگرانی: ڈاکٹر جمیلہ شوکت

سال رجسٹریشن: ۱۹۹۹ء

۳۔ حدیث وسیرت میں سید مودودی کی خدمات

متعلمہ تحقیق:محسنہ عظیم زیرنگرانی: ڈاکٹر جمیلہ شوکت

سال رجسٹریشن: ۲۰۰۲ء

۴۔ صحاح ستہ کی احادیث پر منکرین حدیث اور مستشرقین کے اعتراضات کا علمی جائزہ

متعلم تحقیق:محمد اکرم زیرنگرانی: ڈاکٹر حمیداللہ عبدالقادر

سال رجسٹریشن: ۲۰۰۰ء

۵۔ حدیث کا تمثیلی اسلوب اور تشکیل کردار

متعلم تحقیق: محمد ارشاد　　　زیر نگرانی: ڈاکٹر حافظ محمود اختر

سال رجسٹریشن: ۲۰۰۳ء

۶۔ حدیث نبوی میں اسالیب استدلال اور عصر حاضر

متعلم تحقیق: حافظ عابد اکرم　　　زیر نگرانی: ڈاکٹر محمد حماد لکھوی

سال رجسٹریشن: ۲۰۰۳ء

تجاویز وسفارشات

جیسا کہ سطور بالا میں پنجاب یونیورسٹی میں پی۔ایچ۔ڈی کی سطح پر لکھے گئے حدیث کے موضوع پر تحقیقی مقالات کا جائزہ پیش کیا گیا اس جائزہ میں علم الحدیث کے مختلف انواع کے ۳۶ تحقیقی مقالات کا تذکرہ ہوا۔ مجموعی طور پر یہ پہلو حوصلہ افزاء ہے کہ پی ایچ ڈی کی سطح پر محققین کی ایک معقول تعداد نے علم حدیث سے اعتناء کیا ہے اور اپنی تحقیق کا موضوع بنایا ہے۔ تاہم اس کا یہ پہلو بھی مدنظر رکھنا چاہیے کہ اس مجموعی تعداد میں ۱۴ قریب محققین کا تعلق پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک سے ہے اور ساتھ ہی جائزہ سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ ۳۶ کی تعداد میں سے ۲۲ مقالات صرف رجال الحدیث پر تحریر ہوئے یعنی نصف تعداد سے بھی زائد۔ کیا یہ موضوعات تحقیق کے زیادہ متقاضی تھے؟ جبکہ حدیث کے بعض اہم اور فنی پہلو نظروں سے اوجھل رہے یا کم توجہ کے حق دار ٹھہرے۔ اس تناظر میں ہم پنجاب یونیورسٹی کے حوالے سے بالخصوص اور برصغیر میں خدمت حدیث کے حوالے سے بالعموم درج ذیل گذارشات پیش کرتے ہیں:

(ا) خدمت حدیث کے چند نمایاں گوشے:

ا۔ اصول الحدیث پر جامعہ میں بہت کم تحقیقی کام ہوا ہے شاید اس فن کی دقتوں اور باریکیوں کی بنا پر اس طرف کم توجہ دی گئی۔ اس پر کام کرنے کی ضرورت ہے خصوصاً فنی مباحث کی طرف توجہ دی جائے مختلف آئمہ حدیث نے جو اصول وضع کیے ہیں ان کا مقارنہ وموازنہ کیا جائے۔

۲۔ فن اسماء الرجال کے آغاز وارتقاء، دنیا میں اس کی اہمیت، اس کی ترقی میں مسلمانوں کی احتیاط وجاں کاری، اوراس کے امتیازات اہل علم کے سامنے لائے جائیں۔

۳۔ محدثین عظام نے قبول روایات کے مختلف اصول وضع کیے ہیں اسی طرح مورخین نے بھی تاریخ کے اخذ کے اصول اپنائے ہیں۔ محدثین اور مورخین کے اصولوں کا فرق وامتیاز سامنے لایا جائے۔

۴۔ اگرچہ متشککین حدیث اور منکرین حدیث کے افکار وخیالات پر کام ہوا اور حجیت حدیث برصغیر وعالم عرب کے حوالے سے بھی جائزہ سامنے آیا تاہم دور جدید میں استخفاف حدیث' کا رجحان سامنے آیا ہے یہ ایسے موضوعات ہیں جو ہر دور میں کسی نہ کسی شکل میں موجود رہے ہیں ان خیالات کے حامل افراد مختلف پہلوؤں اور زاویوں سے امت کے خیر خواہ بن کے سامنے آتے ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ اس پر مستقل کام کو جاری رکھا جائے۔

۵۔ مستشرقین (Orientalists) نے اب تک علم حدیث کے مثبت ومنفی دونوں پہلوؤں سے کام کیا ہے ہر دو پہلوؤں سے ان کے افکار، طریقہ کار اور کام کا جائزہ لیا جائے خصوصاً برصغیر میں یہ پہلو نظر انداز رہا۔

۶۔ شروحات وتراجم پر بھی کام تعطل کا شکار ہے۔ صحاح ستہ کے علاوہ دیگر کتب کی شروحات پر کام کیا جائے خصوصاً ملکی ضروریات اور تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

۷۔ فقہ السنۃ پر موسوعی انداز میں کام کرنے کی ضرورت ہے۔

۸۔ دور جدید کے حوالے سے احادیث کے انڈیکس تیار کیے جائیں تاکہ عصری مسائل کی روشنی میں عوام الناس بھی احادیث وسنت سے راہنمائی حاصل کر سکیں۔

۹۔ صحاح ستہ یا صحیحین کی ابواب بندی بھی از سر نو کی جاسکتی ہے اس ضمن میں عصری ضروریات

اور تقاضوں کو مد نظر رکھا جا سکتا ہے۔

۱۰۔ علامہ ناصر الدین البانی نے اخذ و قبول روایت کے جو اصول اختیار کیے ہیں اور ان کی بنیاد پر سلسلہ احادیث الصیحة 'و الضعیفه و الموضوعة مرتب کیئے ہیں۔ ان مجموعہ ہائے احادیث کا مستند اصول حدیث کی روشنی میں از سر نو جائزہ لیا جائے۔

۱۱۔ برصغیر میں ہر زبان میں حدیث پر جو کام ہوا ہے اس طباعتی اور اشاعتی مواد کا جائزہ لے کر ایک فہرست مرتب کی جائے۔

۱۲۔ برصغیر کے وہ محدثین یا رجال الحدیث جو ابھی تک گوشہ گمنامی میں ہیں۔ ان کے حالات اور ان کی خدمات بھی اہل علم کے سامنے لائی جائیں۔ نیز ان رجال الحدیث کے کارنامے یکجا کر کے شائع کیے جائیں۔

(ب) تحقیقی مقالات کی طباعت کا اہتمام:

بالعموم جامعات کی تحقیق کتب خانوں کی نذر ہو جاتی ہے ایک محقق جس نے سالہا سال کی تحقیق کے بعد ایک موضوع پر کام کیا ہے اور کچھ نئے انکشافات اور نتائج تحقیق اخذ کیے ہیں ضروری ہے کہ انہیں اہل علم کے سامنے لایا جائے اس اشاعت کے دو پہلو مد نظر رہیں گے ایک طرف تو جامعات کے معیار تحقیق پر نظر رہے گی دوسری طرف ہونے والی تحقیق اور نتائج فکر سے اہل علم روشناس ہوں گے۔ ۳۶ کے قریب تحقیقی مقالات جن کا اختصاراً جائزہ پیش کیا ہے صرف چند ہی مقالات ہوں گے جو زیور طبع سے آراستہ ہوئے ہیں گے۔ باقی محض لائبریریوں کی زینت ہیں۔ اس طرف متعلقہ یونیورسٹی توجہ دے' اس کے لیے کچھ رقم مخصوص کرے یا HEC کے تعاون و اشتراک سے معیاری مقالات کی طباعت ہو۔ اور نہیں تو کم از کم خلاصہ بحث (Summary) جو مقالہ نگار مقالہ کے ساتھ الگ سے جمع کرواتا ہے اردو' انگریزی یا عربی میں شائع ہو۔

(ج) تدوین مخطوطات کا معیار:

پی ایچ ڈی کی سطح پر تحقیق کا ایک رجحان یہ بھی ہے کہ کسی مخطوط پر داد تحقیق دی جائے۔ اور حـقـقه' علقه یادراسته و تحشیة و تخریج کے خوش کن الفاظ کا ساتھ الفہارس مرتب کر دی جائے

خصوصاً عرب ممالک میں تو زیادہ تر یہی کام سامنے آرہا ہے۔ ہماری جامعات میں بھی عموماً کوئی مخطوط تلاش کر کے دراستہ وتحقیق کا کام سرانجام دے دیا جاتا ہے۔ ایک طرف تو اسکی افادیت بہت محدود ہوتی ہے دوسرے اس کے معیار کا کوئی پیمانہ مقرر نہیں ہوتا۔ اگر چہ اس امر میں کوئی شک نہیں بہت سے ایسے مخطوطات ہیں جو ابھی تک مخفی اور گوشہ گمنامی میں ہیں ان پر تحقیق کر کے استفادہ کے قابل اور اہل علم کے سامنے لایا جاسکتا ہے تاہم اس کے معیار کے کچھ اصول وضوابط متعین کیئے جائیں علاوہ ازیں حدیث پر مخطوطات کی ایک فہرست بھی تیار کی جائے۔ اور تحقیق شدہ مخطوطات کو شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے.

(د) جامعات میں شعبہ ہائے حدیث وسیرت کا قیام:

جامعات میں معیاری تحقیقی کام کے لیے ضروری ہے کہ حدیث و سیرت پر مستقل شعبہ جات قائم کیئے جائیں اور ان میں متخصصین فی الحدیث کا تقرر کیا جائے۔ تاکہ تحقیقی کام میں تنوع بھی ہو اور معیار بھی۔ عموماً یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے مشرف حدیث کے جس تحقیقی مقالے کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے اس کے بارے میں وہ بہت کم معلومات رکھتا ہے یا سرے سے رکھتا ہی نہیں وہ موضوع سے کیسے انصاف کر پائے گا یقیناً تحقیقی معیار پست ہوگا۔ علاوہ ازیں تحقیقی مقالات کی جانچ پڑتال متخصصین اور ماہرین کی بجائے واقفین سے کرائی جاتی ہے تاکہ وہ محقق کے حق میں اگر لکھیں تو کلمہ خیر ہی لکھیں۔ اس کے لیے ضروری ہے جامعات میں حدیث و سیرت کے مستند ماہرین اور متخصصن کا ایک پینل ہو انہی میں سے تحقیقی مقالے کی جانچ پڑتال کرائی جائے۔ جامعات میں نصابات حدیث پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ کسی ایک حدیث کے مجموعہ سے چند ابواب کا انتخاب مطالعہ حدیث کا کیا ذوق پیدا کرسکتا ہے۔

(ی) علم الحدیث کے لیے مرکز کا قیام:

علم الحدیث پر کام کو مربوط اور منضبط بنانے کے لیے ضروری ہے کہ کم از کم پورے ملک میں ایسا مرکز ہو جو مختلف اداروں، مراکز حدیث میں رابطہ کا کام دے، جہاں علم الحدیث پر تازہ ترین معلومات، تحقیقی کام کی نوعیت و ضرورت، ترجیحات، تازہ تصنیفات، جرائد ورسائل بہم میسر

ہوں۔ خصوصاً میکانکی کام انٹرنیٹ پر علم حدیث کے حوالے سے ہونے والی پیش رفت 'سی ڈیز' اس میدان میں پیش آنے والے چیلنج 'ان کے مقابلے کی حکمت و تدابیر وغیرہ اس مرکز کے ذمہ ہو۔ اس مرکز کا رابطہ نہ صرف یہ کہ ملک کے علمی و تحقیقی اداروں سے ہو بلکہ عالمی اداروں سے بھی مربوط ہو۔ گویا حدیث کے میدان میں کام کی پیش رفت سے اہل علم کو آگاہ کرے تاکہ اہل علم ان سے فائدہ اٹھائیں خاص طور پر جامعات میں باہم رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے یا معلومات کے فقدان کی وجہ سے ایک ہی موضوع پر کئی جگہ تحقیقی کام سرانجام پایا جاتا ہے۔ راقم کے خیال میں پاکستان کی حد تک 'علم حدیث کے حوالے سے یہ ذمہ داری ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کے شعبہ حدیث و سیرت کو ہی سونپی جاسکتی ہے۔ **وما توفیقی الا باللہ۔**

حوالہ جات وحواشی

۱۔ صحیح ابن حبان، ص ۲۵

۲۔ برصغیر میں مطالعہ حدیث کے لیے ملاحظہ ہو۔

Muhammad Isahaq' Indias‹ Contribution To the Study of Hadith Literature'The University of Dacca'East Pakistan'1955.

۳۔ ای۔ فنسک 'الدکتور' مفتاح کنوز السنہ' مطبعہ مصر شرکہ مساھمہ مصریۃ ۲۳۰۲، ھ / ۱۹۳۴ھ (مقدمۃ الکتاب از السید محمد رشید رضا' ش)

۴۔ تفصیل کے لیے دیکھئے۔ مجلۃ القسم العربی 'القسم العربی جامعۃ پنجاب 'لاھور۔ العدد الثامن' ۲۰۰۱م ص ۵۶، ۵۷

۵۔ ملاحظہ ہو: فہرست مقالات پی ایچ ڈی اور ایم اے علوم اسلامیہ ۱۹۵۲۔۲۰۰۱' ادارہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب لاہور۔ طبع سوم' ۲۰۰۱' ص ۹۔۱۴

۶۔ چشتی' علی اصغر' سید' المرسل مکانتہ و حجیتہ فی صوء اقوال الفقھاء والمحدثین (غیر مطبوعہ مقالہ پی۔ ایچ۔ ڈی) قسم اللغۃ العربیہ و ادابھا جامعہ پنجاب لاھور۔ ۱۹۹۵م 'مقدمۃ ی

۷۔ الازھری 'تاج الدین' مقدمۃ الحدیث للشیخ 'محمد ادریس الکاندھلوی المتوفی ۱۹۷٤م (غیر مطبوعہ مقالہ پی ایچ ڈی) قسم العلوم الاسلامیہ' جامعہ پنجاب لاھور' ۱۹۹۵م مقدمہ' ص ۷' ۹

۸۔ Muhammad Aslam, Malik, The role of tradition in Isalm Institute of Isalmic Studies, University of the Punjab, Lahore 1996, Preface.

۹۔ صلاح الدین' تاریخ وعقائد منکرین حدیث (غیر مطبوعہ مقالہ پی ایچ ڈی) شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی لاہور' ۱۹۹۲ء ص ۳۴۰

۱۰۔محمد عبداللہ'حجیت حدیث پر برصغیر کے ادب کا تنقیدی جائزہ (غیر مطبوعہ مقالہ پی ایچ ڈی) شعبہ عربی' پنجاب یونیورسٹی لاہور' ۱۹۹۴ء' مقدمہ ۲'۳

۱۱۔ایضاً' ص ٦۵

۱۲۔القهوجي' محمد رضا الادب تالیف الامام الحافظ ابی بکر بن ابی شیبه (م:۲۳۵ھ) تحقیق و دراسة نقدیة (غیر مطبوعہ مقالہ پی ایچ ڈی) الدراسات الاسلامیه به قسم الحدیث بحامعة پنحاب لاهور' ۱۹۸۵م' (مقدمه ب)

۱۳۔فضل البناء نصر ابراهیم' کشف مشکل حدیث الصحین لابی الفرج عبدالرحمن علی بن الحوزی دراسة و تحقیق الحز والاول (غیر مطبوعہ مقالہ پی ایچ ڈی) ادارہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور۔۱۹۹۰ء' ص ۱۱

۱۴۔ایضاً ص ۱۱۵

۱۵۔مطالی' محمد بابر بیگ' مکتوبات مجدد الف ثانی۔تخریج احادیث' (غیر مطبوعہ مقالہ پی۔ایچ۔ڈی) ادارہ علوم اسلامیہ' پنجاب یونیورسٹی لاہور۔۱۹۹۴ء مقدمہ' ص ۱۴

۱٦۔ام سلمیٰ' محدث کبیر' شاہ محمد غوث پشاوری ثم لاہوری کی دینی و علمی خدمات پر' (غیر مطبوعہ مقالہ پی۔ایچ۔ڈی) شعبہ عربی زبان وادب' پنجاب یونیورسٹی لاہور۔۱۹۸۲ئص ۲۱۷

۱۷۔محمد رفیق' مولانا محمد بن طاہر پٹنی بحیثیت محدث (غیر مطبوعہ مقالہ پی ایچ ڈی) شعبہ عربی زبان و ادب پنجاب یونیورسٹی لاہور' ۱۹۹۱ء' (مقدمہ' ب)

۱۸۔ایضاً صفحات ٦۷۸' ٦۸۰

۱۹۔ابو بکر' نظام الدین نافع' ملا علی القاری الهروی محدث' (غیر مطبوعه مقاله پی ایچ ڈی) قسم الفقه العربیه وادبها جامعه پنحاب لاهور۔۱۹۹۲م' ص ۸۲۔۸۸

۲۰۔کچھی' غلام محمد' علامہ انور شاہ کشمیری کے علمی کارنامے (غیر مطبوعہ مقالہ پی ایچ ڈی) شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور' ۱۹۸۴ء' ص ۴۸۰

۲۱۔ایضاً ص ۴۸۳

۲۲۔ہاشمی' ازکیا سید' امام بغوی کی خدمات تفسیر و حدیث' (غیر مطبوعہ مقالہ پی ایچ ڈی) شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور' ۱۹۹۱ء' (مقدمہ)

۲۳۔محمد نواز چوہدری' مولانا محمد زکریا کی دینی و علمی خدمات' ملک برادرز کارخانہ بازار فیصل آباد ۱۹۹۷ء

۲۴۔محمد خلیل' محمد بن سعد بحیثیت محدث' (غیر مطبوعہ مقالہ پی ایچ ڈی) ادارہ علوم اسلامیہ' پنجاب یونیورسٹی لاہور' ۱۹۹۴ء (مقدمہ)

۲۵۔محمد اسماعیل' محمد شریف' الحدیث والمحدثون فی بلخ العصور (غیر مطبوعه مقاله پی ایچ ڈی) قسم الاراسات الاسلامیه جامعه پنحاب لاهور۔١٩٩٦م (مقدمه ص'١٥)

۲۶۔غازی' عمر فاروق' امام ذہبی کی خدمات حدیث کا تنقیدی جائزہ (غیر مطبوعہ مقالہ پی ایچ ڈی) شعبہ علوم اسلامیہ' پنجاب یونیورسٹی لاہور' ۱۹۹۷' (مقدمہ' ب)

****